بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحو میر نوٹس

ناشر محمد زیاد

زیاد خان درجہ اولیٰ جامعہ معراج العلوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 19/7/2018

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(خطبہ نحومیر)

ہر حمد ہر حامد سے ہر زمانے میں خاص اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہیں۔ اور بہترین انجام ہے پرہیزگار لوگوں کیلئے اور درود و سلام ہو اللہ تعالیٰ کے مخلوقات میں سے سب سے بہتر یعنی محمد ﷺ پر اور اس کے تمام اہل پر۔

اس کے بعد یعنی حمد و صلوٰۃ کے بعد، سمجھو

مبادی: ہمارے مصنفین حضرات کا یہ طرز و طریقہ ہے کہ جب طالب علم کو مقصد کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ تو عربی کی کتاب میں اعلم اور فارسی کی کتاب میں بدان کا لفظ ذکر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تجھے نیک بخت کریں کہ یہ ایک مختصر کتاب ہے۔

مختصر کا مطلب: مختصر کا مطلب یہ ہے کہ الفاظ کے اعتبار سے چھوٹا یعنی (کم) ہو مگر معنی کے اعتبار سے بہت بڑا کتاب ہو۔

اور اگر الفاظ کے اعتبار سے بڑا یعنی (زیادہ) ہو مگر معنی کے اعتبار سے چھوٹا یعنی (کم) ہو۔ تو اسے مطول کہتے ہیں۔

اور یہ کتاب علم النحو میں لکھی گئی ہیں۔ کہ ابتداء یاد کرنے والے
کو مفردات لغت یعنی (ذخیرہ الفاظ) یاد کرنے کے بعد
اور اشتقاق یعنی (مشتق، مشتق منہ) جاننے کے بعد اور
مضبوطی سے صرف کے اہم (یعنی مشکل) گردانوں کو
یاد کرنے کے بعد۔ تو جب طالب علم یہ تین شرائط
اپنے آپ کے اندر پورا کرلیں۔ تو یہ علم النحو اس کو
تین فائدے دیتے ہیں

نمبر ۱ ایک کلمہ دوسرے کلمے کے ساتھ جوڑنے میں (ترکیب) میں
آسانی ہوگی۔

نمبر ۲ جلد از جلد پہچان لے گا معرب و مبنی۔

نمبر ۳ عربی بولنے میں اس کو طاقت ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد کے ساتھ۔

فصل

لغوی معنی	جدائی ۔ متضاد ، وصل
	یہاں پر مصنفین حضرات فصل کے لفظ کو اس اعتبار سے ذکر کرتے ہیں ۔ کہ ما بعد بحث جدا کرتا ہے ۔ ما قبل بحث سے ۔

لفظ

لغوی معنی	پھینکنا ، دلیل عربی قول ۔ اَکَلْتُ التَّمْرَۃَ وَ لَفَظْتُ النَّوَاۃَ
ترجمہ ،	میں نے کھجور کھالیا اور گٹھلی پھینک دیا ۔
	یعنی (پھینکنے کیلئے لَفَظْتُ کا لفظ ذکر کیا)
اصطلاحی تعریف	مَا یَتَلَفَّظُ بِہِ الْاِنْسَانُ ۔
ترجمہ	انسان زبان سے جو لفظ ادا کرتا ہے اسے لفظ کہتے ہیں
	جب مصنف نے لفظ مستعمل کا لفظ ادا کیا تو ہمیں معلوم ہو گیا ۔ کہ لفظ مستعمل کے مقابلے میں ایک اور قسم ہے ۔ جسے مہمل کہتے ہیں ۔
	یعنی لفظ مستعمل معنی دار لفظ کو کہتے ہیں اور لفظ مہمل بغیر معنی دار لفظ کو کہتے ہیں
	پس سمجھو کہ لفظ مستعمل کلام عرب میں دو قسم پر ہیں ۔
	نمبر ۱ ، مفرد ۔ نمبر ۲ ، مرکب

مفرد ۱ — مفرد وہ لفظ ہے جو تنہا دلالت کرتا ہے ایک معنی پر
اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ کلمہ تین قسم پر ہیں۔
اسم مثلاً رجل، مرد۔ فعل مثلاً ضرب، اس نے مارا۔ اور حرف مثلاً ھل، کیا۔
چونکہ آپ کو صرف میں معلوم ہو چکا ہے۔

(۱) اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرتا ہے۔ اور معنی مقترن نہ ہو ازمنہ ثلاثہ مخصوصہ میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ جو کہ ماضی، حال، استقبال ہے۔

(۲) فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرتا ہے۔ اور معنی مقترن ہو ازمنہ ثلاثہ مخصوصہ میں سے کسی ایک زمانہ کے ساتھ جو کہ ماضی، حال، استقبال ہے۔

(۳) حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ دلالت کرنے میں دوسرے کلمے کے ضم کا محتاج ہو۔

مرکب ۲: مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے بنا ہو۔ پھر مرکب دو قسم پر ہیں۔ (۱) مفید (۲) غیر مفید

(۱) مفید: مرکب مفید وہ کلمہ ہے کہ جب متکلم بات کرے اور خاموش ہو جائے۔ اور مخاطب کو یہ معلوم ہو جائے کہ متکلم نے مجھے کوئی اطلاع دی (خبر دی) یا کسی چیز کی طلب کی۔
اور اسی کو جملہ و کلام اور مرکب تام بھی کہتے ہیں۔

پس جملہ دو قسم پر ہیں (۱) خبریہ (۲) انشائیہ — جملہ

فصل

بدان کہ ۔ سمجھو کہ

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے کہ جب متکلم بات کرے اور مخاطب اس کو یہ کہہ سکتا ہو کہ آپ نے جھوٹ بولا یا سچ۔

پس جملہ خبریہ دو قسم پر ہیں: ۱۔ جملہ اسمیہ خبریہ ۲۔ جملہ فعلیہ خبریہ

جملہ اسمیہ خبریہ

پہلا قسم: پہلا قسم وہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو اور دوسرا جزء عام ہو اسم بھی ہو سکتا ہے اور فعل بھی ہو سکتا ہے۔

مثلاً: زَیْدٌ عَالِمٌ یعنی زید عقلمند ہے۔ یا زَیْدٌ ضَرَبَ تو پھر اس کو جملہ اسمیہ خبریہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ کا پہلا جزء مسند الیہ ہوگا جس کا ترکیبی نام مبتدا ہے اور دوسرا جزء مسند ہوتا ہے اور ترکیبی نام خبر ہے۔

خبر

مسند الیہ: مسند الیہ اس کو کہتے ہیں جو نسبت کی گئی ہو اس کی طرف۔

مبتدا: یعنی جس سے ابتدا کی گئی ہو۔

مسند: جس کی نسبت کی جائے۔

خبر: یعنی جس سے خبر معلوم ہو جائے۔

جملہ فعلیہ خبریہ

دوسرا قسم: دوسرا قسم وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو اور دوسرا جزء ضرور بالضرور اسم ہوگا۔ مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ یعنی زید نے مارا تو پھر اس کو جملہ فعلیہ خبریہ کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ کا پہلا جزء مسند ہوگا جس کا ترکیبی نام فعل ہے اور دوسرا جزء مسند الیہ ہوتا ہے اور ترکیبی نام فاعل ہے۔

سمجھو کہ مسند علم ہے۔ اور مسند الیہ اس کو کہتے ہیں
جس کے اوپر حکم لگایا ہو۔ اور اسم مسند بھی ہو سکتا ہے
اور مسند الیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور فعل مسند ہو سکتا ہے۔
لیکن مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ اور حرف نہ مسند ہو سکتا
ہے اور نہ مسند الیہ۔
سمجھو کہ جملہ انشائیہ وہ ~~کلمہ~~ جملہ ہے۔ کہ جب متکلم بات کرے
اور مخاطب اس کو یہ نہیں کہہ سکتا ہو کہ آپ نے جھوٹ
بولا یا سچ۔ پھر یہ چند اقسام پر ہے
(۱) امر مثلاً اضرب
لغوی معنی :- حکم کرنا
امر کی تعریف :- یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا مقصود
اپنے مخاطب کو کسی چیز کا حکم کرنا ہو۔
پھر یہ امر تین قسم پر ہیں
(۱) امر استعلاء (۲) امر التماس (۳) امر دعا
(۱) امر استعلاء کی تعریف :- امر استعلاء وہ جملہ ہے۔
کہ جب متکلم اپنے مخاطب کو حکم کرتا ہے۔ اور حکم کرنے میں
متکلم اپنے مخاطب سے اپنے آپ کو اعلیٰ یعنی (اونچا بڑا)
سمجھتا ہے
مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے
مفہوم کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو
یا رستاد کا حکم شاگرد کیلئے

۲) امر التماس کی تعریف: امر التماس وہ جملہ ہے کہ جب متکلم اپنے مخاطب کو حکم کرتا ہے۔ اور حکم کرنے میں متکلم اپنے مخاطب سے اپنے آپ کو مخاطب کے برابر سمجھتا ہے۔
مثال کے طور پر: ایک طالب علم اپنے دوست سے پانی مانگے۔

۳) امر دعا کی تعریف: امر دعا وہ جملہ ہے کہ جب متکلم اپنے مخاطب کو حکم کرتا ہے۔ اور حکم کرنے میں متکلم اپنے مخاطب سے اپنے آپ کو ادنیٰ یعنی کمزور سمجھتا ہے۔
مثال کے طور پر: کہ جب ایک بندہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتا ہے جیسے اللھم اغفرلی۔

۲) نہی، مثلاً لا تضرب
لغوی معنی: منع کرنا
اصطلاحی تعریف: یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا مقصود اپنے مخاطب کو کسی کام یا کسی بات سے منع کرنا ہو۔
مثال کے طور پر: لا تضرب

۳) استفہام:
لغوی معنی: سوال کرنا یا درخواست کرنا
اصطلاحی تعریف: یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا مقصود اپنے مخاطب سے سوال کرنا ہو۔
مثال کے طور پر: ھل ضرب زید

۴) تمنی:
لغوی معنی: خواہش کرنا، آرزو کرنا

اصطلاحی تعریف: یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا
مقصود اپنے مخاطب کو خواہش کا اظہار کرنا ہو۔
مثال کے طور پر: لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ۔ کاش کہ زید حاضر ہوتا
نوٹ: تمنی میں صرف محبوب اشیاء کی خواہش ہوتی ہے

۵. ترجّی۔
لغوی معنی: امید رکھنا۔
اصطلاحی تعریف: یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا
مقصود اپنے مخاطب سے امید رکھنا ہو۔
مثال کے طور پر: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ۔ میرا امید ہے کہ عمر غائب
نوٹ: ترجی میں محبوب اشیاء اور غیر محبوب اشیاء
کیلئے خواہش ہوگی۔

۶. عقود۔
لغوی معنی: گرہ (~~باندھنا~~) (باندھنا)
اصطلاحی تعریف: یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا
مقصود کسی چیز کا خرید کرنا ہو یا کسی چیز کی فروخت کرنا ہو
مثال کے طور پر: بِعْتُ وَاشْتَرَیْتُ۔ خرید یا فروخت کرنا

۷. ندا
لغوی معنی: آواز دینا۔

اصطلاحی تعریف :۔ یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا مقصود اپنے مخاطب کو آواز دینا ہو حرف ندا میں سے کسی حرف کے ساتھ۔

مثال کے طور پر :۔ یا اللہ ، اے اللہ

۸۔ عرض

لغوی معنی :۔ درخواست کرنا۔

اصطلاحی تعریف :۔ یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا مقصود اپنے مخاطب سے انتہائی نرمی کے ساتھ درخواست کرنا ہو۔

مثال کے طور پر ، اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا۔

ترجمہ :۔ اگر آپ ہمارا مہمان بنا تو آپ کو بہت خیر پہنچے گی

۹۔ قسم

لغوی معنی :۔ تاکید کرنا

اصطلاحی تعریف :۔ یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا مقصود اپنے بات پر تاکید کرنا ہو۔

مثال کے طور پر :۔ وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا

ترجمہ :۔ خدا کی قسم میں زید کو ماروں گا۔

(۱) تعجب:

لغوی معنی: حیران ہونا

اصطلاحی تعریف: یہ وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے متکلم کا مقصود اپنے مخاطب سے حیران ہونے کا اظہار کرنا ہو۔

مَا اَحْسَنَہٗ وَ اَحْسِنْ بِہٖ

مثال: کتنا اعلیٰ ہے وہ جس نے زمینوں آسمانوں کو بنایا ہے۔

فصل مرکب غیر مفید

بدان کہ سمجھ لے

مرکب غیر مفید وہ جملہ ہے کہ جب متکلم بات کرے اور خاموش ہو جائے اور مخاطب کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے مجھے کوئی خبر دی یا کسی چیز کی طلب کی پھر یہ پانچ قسم پر ہیں مصنف نے کتاب میں تین قسم پر ذکر کیا ہے. اس سے پہلے ہم اس کو دو قسم پر ذکر کرتے ہیں.

1 مرکب تقییدی 2 مرکب غیر تقییدی

1 مرکب تقییدی: مرکب تقییدی وہ ہے جس کا دوسرا جز قید ہو پہلے جز کیلئے

پھر یہ دو قسم پر ہیں نمبر 1 مرکب اضافی نمبر 2 مرکب توصیفی

1 مرکب اضافی: مرکب اضافی وہ ہے جس کے پہلے جز کی اضافت دوسرے جز کی طرف کی گئی ہو. ایسے طریقے سے کہ دوسرے جز کو مجرور کیا ہو. پہلے جز کو مضاف کہتے ہیں. اور دوسرے جز کو مضاف الیہ کہتے ہیں مضاف کے اعراب عامل کے موافق ہونگے. اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا

مضاف: مضاف وہ ہے جس کی اضافت کی گئی ہو

مضاف الیہ: مضاف الیہ اس کو کہتے ہیں
جس کی طرف اضافت کی گئی ہو

مثال: غُلَامُ زَیْدٍ ترجمہ۔ زید کا غلام
جیسا کہ: غلام یعنی (مضاف) کی اضافت کیا گیا ہو
زید یعنی (مضاف الیہ) کی طرف ہے۔

عربی کی عبارت میں مضاف مقدم یعنی (پہلے) ہوگا
اور مضاف الیہ مؤخر یعنی (آخر) میں ہوگا۔
اور اردو کی عبارت میں مضاف الیہ مقدم
یعنی (پہلے) ہوگا۔ اور مضاف الیہ مؤخر یعنی (آخر)
میں ہوگا۔ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان
اردو کی معنی میں کا کے کی آئے گی اور پشتو
کی معنی میں دے یا والا آئے گی

فائدہ

جس اسم پر تنوین ہو یا اس کے ساتھ نون تثنیہ
یا جمع ہو تو اضافت کے وقت وہ گر جاتے ہیں

۲۔ مرکب توصیفی :- مرکب توصیفی وہ ہے جس کا دوسرا جز پہلے جز کیلئے صفت واقع ہو۔ پہلے جز کو موصوف کہتے ہیں۔ اور دوسرے جز کو صفت کہتے ہیں

موصوف :- موصوف اُس کو کہتے ہیں جس کی صفت کی گئی ہو

صفت :- صفت کا معنی اچھائی بھی ہو سکتا ہے۔ اور برائی ہو سکتا ہے

مثال :- زَیْدٌ عَالِمٌ یا زَیْدٌ کَذَّابٌ

جیسا کہ :- زید عالم ہے۔ یا زید جھوٹا ہے۔

زَیْدٌ کو موصوف کہتے ہیں۔ اور عَالِمٌ کو صفت کہتے ہیں۔ عَالِمٌ یعنی (علم کا صفت) واقع کیا گیا ہے۔ زَیْدٌ یعنی (ادمی) کی طرف۔

موصوف اور صفت کے اعراب ایک جیسے ہونگے تو موصوف کا اعراب عامل کے موافق ہونگے۔ اور صفت کا اعراب پہلے جز یعنی (موصوف) جیسے ہونگے۔

مرکب غیر تقییدی :- مرکب غیر تقییدی وہ ہے۔ جس کا دوسرا جز قید نہ ہو پہلے جز کیلئے

پھر یہ تین قسم پر ہیں۔ (نمبر۱) مرکب بنائی (نمبر۲) مرکب منع صرف (نمبر۳) مرکب صوتی

(۱) مرکب بنائی: مرکب بنائی وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر دے۔ اور دوسرا اسم متضمن ہو حرف کیلئے
مثال: اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَۃَ عَشَرَ اصل میں اَحَدٌ وَ عَشَرٌ وَ تِسْعَۃٌ وَ عَشَرٌ تھے
واو کو حذف کر دیا۔ اور دو اسموں کو ایک کر دیا۔
پھر اس کے بعد دونوں اسموں سے ایک کلمہ بن گیا
اور اس کے دونوں اجزاء مبنی بر فتحہ ہو گئے
اعتراض: اَحَدَ کیوں مبنی بر فتحہ ہے۔
اور عَشَرَ کیوں مبنی بر فتحہ ہے۔

اَحَدَ اس لئے مبنی بر فتحہ بن گیا کہ اسم نے یہ لیا تھا۔
کہ اعراب ہمیشہ کلمے کے آخر میں جاری ہوتے ہیں۔
یعنی (تبدیل) ہوتے ہیں۔ تو جب اسم نے یہ دو کلمہ اکھٹے کئے تو اَحَدَ کا آخری حرف یعنی (دال) کلمے کے درمیان میں آگیا۔ اور کلمے کے درمیان میں اعراب جاری نہیں ہوتے۔
اس لئے اَحَدَ مبنی بر فتحہ بن گیا۔
اور عَشَرَ کا آخری حرف یعنی (ر) کلمے کا آخر ہے۔
تو اس پر اعراب کیوں جاری نہیں ہوتے۔
اس پر اعراب اس لئے جاری نہیں ہوتے کہ یہ متضمن یعنی (شا

حرف کیلئے ہے۔ اور حروف سب کے سب مبنی ہیں کیونکہ ہم نے پہلے تعریف میں یہ پڑھ لیا تھا کہ جب کوئی اسم متضمن حرف کیلئے ہو۔ تو وہ بھی مبنی بر فتحہ ہوگی۔

سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے جس کا پہلا جز معرب ہے کیوں معرب ہے۔

اس لئے معرب ہے۔ [illegible]

کہ یہ تثنیہ حقیقی کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ الفاظ کے لحاظ سے اور معنی کے لحاظ سے۔

1 الفاظ کے لحاظ سے مشابہت رکھتا ہے کہ تثنیہ حقیقی کے آخر میں الف اور نون آیا ہے۔ اور اِثْنَانِ اِثْنَتَانِ کے آخر میں بھی الف اور نون آیا ہے۔

اور معنی کے لحاظ سے یہ مشابہت رکھتا ہے کہ تثنیہ حقیقی کا بھی دو عدد پر دلالت کرتا ہے۔ اور اِثْنَانِ اِثْنَتَانِ بھی دو عدد پر دلالت کرتا ہے۔

2 تثنیہ حقیقی کا نون اضافت کرنے کے وقت گر جاتا ہے۔ اور اِثْنَانِ اِثْنَتَانِ کا نون بھی گر جاتا ہے۔ لہذا تثنیہ حقیقی میں اضافت کی گئی ہے۔ اور اِثْنَانِ اِثْنَتَانِ میں اضافت جیسا عمل کیا گیا ہے۔

وجہ یہ ہے کہ تثنیہ حقیقی معرب ہے۔ اسی وجہ سے (اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ) بھی معرب بن گیا۔

۲) مرکب منع صرف: مرکب منع صرف وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک یعنی (اکٹھا) کر دے۔ اور دوسرا اسم متضمن حرف کے نہ ہو۔ مثال: بَعْلَبَكّ، حَضْرَمَوْتُ، حضرماضی موت میں حضرت بعل بت کا نام تھا۔ اور بک بادشاہ کا نام تھا۔ پھر یہ دونوں کو ایک کر دیا۔ اور شہر کا نام بن گیا۔ کہ ان دونوں کلموں کا اعراب پہلا جز مبنی بر فتحہ ہے اکثر علماء کے مذہب ہیں اور دوسرا جز معرب ہے۔ معرب اس لئے ہے کہ متضمن حرف کے لئے نہیں ہے۔

۳) مرکب صوتی: مرکب صوتی وہ ہے کہ جس کا پہلا جز اسم ہو اور دوسرا جز آواز یعنی (صوت) ہو۔ مثال: سِیْبَوَیْہِ

جس کا پہلا جز مبنی ہے۔ اور دوسرا جز جز وہ ہے سمجھو کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ خبریہ کا جز ہوگا۔

جملہ خبریہ کے دو اقسام ہے

۱۔ جملہ اسمیہ خبریہ ۲۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوگا۔

جملہ اسمیہ کا دونوں اجزاء یعنی (مبتدا و خبر) واقع ہو سکتا ہے۔ اور جملہ فعلیہ کا دوسرا جز یعنی (فاعل) واقع ہو سکتا ہے۔ لیکن پہلا جز واقع نہیں ہو سکتا۔

اشتراک: (یعنی فعل)

اعتراض: پہلا جز کیوں واقع نہیں ہو سکتا

پہلا جز اس لئے واقع نہیں ہوتا کہ مرکب غیر مفید ہر فعل کی تعریف صادق نہیں ہوتی ہے۔ دوسری بات ہے۔

فصل

بدانکہ سمجھو کہ

کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ لفظ چون ضَرَبَ زَیْدٌ و زَیْدٌ قَائِمٌ یا تقدیرًا چون اِضْرِبْ۔

کہ اِضْرِبْ ظاہر میں ایک کلمہ ہے۔ اور اس میں اَنْتَ یعنی (مخاطب کا ضمیر) چھپا ہوا ہے۔ اور اسی طرح جملہ دو کلموں سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور زیادہ ہونے کا کوئی حد نہیں ہے۔

بدانکہ سمجھو کہ

کہ جب جملے کے کلمات زیادہ ہو جائے۔ تو پھر اسم و فعل و حرف کو آپس میں الگ الگ کریں:

یعنی مقصد یہ ہے۔ کہ اس جملے میں اسم کون ہے۔ فعل کون ہے۔ اور حرف کون ہے۔ اور پھر دیکھئے کہ کون معرب ہے۔ اور کون مبنی ہے۔ اور عامل کون ہے۔

معر

اور محمول کون ہے۔ اور پھر یہ پہچان لے کہ کلمات کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ تو پھر مسند و مسند الیہ پیدا ہو جائے گا۔ اور تحقیق کے ساتھ جملے کا معنی معلوم ہو جائے گا۔

(فصل ۱۰)

بدانکہ۔ سمجھو کہ۔

علامہ کا جمع ہے علامات اس کو خاصہ بھی کہتے ہیں۔

خاصہ کا جمع ہے۔ خاصات یا خواص

لغوی معنی۔ نشانا

اصطلاحی تعریف۔ مَا یُوجَدُ فِی الشَّیْءِ وَلَا یُوجَدُ فِی غَیْرِہٖ

ترجمہ۔ خاصہ وہ ہے جو اسی چیز میں مل جائے۔ اور نہ ملے اس کے علاوہ کوئی اور چیز وں میں۔

جس میں یہ خاصہ شامل ہو اس کو ذوالخاصہ کہتے ہیں

خاصہ پھر دو قسم پر ہیں:

۱ خاصہ شاملہ ۲ خاصہ غیر شاملہ

۱ خاصہ شاملہ۔ خاصہ شاملہ اس کو کہتے ہیں۔ جو ذوالخاصہ کے تمام افراد کو شامل ہو۔

۲ خاصہ غیر شاملہ۔ خاصہ غیر شاملہ اس کو کہتے ہیں جو ذوالخاصہ کے تمام افراد کو شامل نہ ہو۔

میں

سمجھو کے

بدانکہ

اسم کی علامات وہ ہے کہ اول میں الف لام یا حرف

جر آیا ہو۔ مثال۔ اَلْحَمْدُ وَ بِزَیْدٍ

یا آخر میں تنوین آیا ہو۔ مثال۔ زَیْدٌ

یا مسند الیہ ہوگا۔ مثال زَیْدٌ عَالِمٌ

یا مضاف ہوگا۔ مثال غُلَامُ زَیْدٍ

یا مصغر ہوگا۔ مثال قُرَیْشٌ

یا منسوب ہوگا۔ مثال بَغْدَادِیٌّ

یا مثنیٰ یعنی تثنیہ ہوگا۔ مثال رَجُلَانِ

یا مجموع یعنی جمع ہوگا۔ مثال رِجَالٌ

یا موصوف ہوگا۔ مثال جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ

یا تائے متحرک اُس کے ساتھ متصل ہو۔ مثال ضَارِبَۃٌ

الف لام اسم کا خاصہ ہے۔

یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے؟

ج یہ اسم کا خاصہ اسلئے ہے۔ کہ الف لام ایسے کلمے کیلئے

وضع کیا گیا ہے۔ جس کا مطابقی معنیٰ مستقل ہو۔ پس

فعل کا معنیٰ مستقل تھا۔ لیکن مطابقی معنیٰ مستقل نہیں تھا۔

اور حرف کا تو بالکل معنیٰ ہی مستقل نہیں تھا۔ اور اسم کا مطابقی

معنیٰ مستقل تھا۔ اسی لئے الف لام اسم کے ساتھ خاص کیا گیا۔

حرف جر اسم کا خاصہ ہے۔ جر کا معنی ہے کھینچنا

س: یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے

ج: یہ اسم کا خاصہ اسلئے ہے کہ یہ فعل کا معنی اسم کی طرف کھینچتا ہے۔ اور جب فعل کا معنی اسم کی طرف کھینچتا ہے تو داخل بھی اسم پر ہوگا۔ لہذا اسی وجہ سے اسکا خاصہ ہے

تنوین کی تعریف:

نُوْنٌ سَاكِنَةٌ تَتْبَعُ اٰخِرَ حَرَكَةِ الْكَلِمَةِ

ترجمہ: تنوین یہ وہ نون ساکن ہے۔ جو کلمہ کے آخری حرکت کے تابع ہوتا ہے۔

تنوین پانچ قسم پر ہیں۔

۱ تنوین تمکن ۲ تنوین تنکیر ۳ تنوین عوض
۴ تنوین مقابلہ ۵ تنوین ترنم

ترنم کے علاوہ یہ چار اقسام اسم کے ساتھ خاص ہے اور ترنم عام ہے۔ تینوں پر یعنی (اسم، فعل، حرف) پر آسکتا ہے۔

۱ تنوین تمکن: تمکن کا لغوی معنی جگہ دینا

تنوین تمکن اسم کا خاصہ ہے

یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے

ج اسلئے کہ یہ ایسے کلمے پر داخل ہوتا ہے کہ وہ تینوں اعرابوں یعنی (رفع، نصب، جر) کو جگہ دیتا ہے تو فعل بھی اعرابوں کو جگہ دیتا تھا۔ لیکن تینوں اعرابوں کو جگہ نہیں دیتا تھا۔ اور حرف بالکل اعراب کو جگہ ہی نہیں دیتا۔ اور اسم تینوں اعرابوں کو جگہ دیتا تھا۔ لہذا اس لئے یہ اسم کا خاصہ بن گیا

مثال: جاءَ زیدٌ، رأیتُ زیداً، مررتُ بزیدٍ

۲ تنوین تنکیر: تنوین تنکیر وہ تنوین ہے جو نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ لہذا اور نکرہ اسم کا صفت ہے

لہذا اسی وجہ سے یہ اسم کا خاصہ بن گیا

مثال: صہٍ۔ یہ اسم نکرہ ہے۔ یہ اسم نکرہ اس لئے بن گیا کہ اس کے اوپر تنوین تنکیر آگیا۔ اب اس کا معنی ہے

اُسْکُتْ سُکُوتاً مَّا فِی وَقْتٍ مَّا

ترجمہ: آپ چپ ہو جائے جس وقت آپ چاہے۔

اور اگر تنوین کو ہٹایا جائے تو پھر یہ صہ یعنی معرفہ بن گیا۔ اُسْکُتِ السُّکُوتَ الآنَ۔ آپ چپ ہو جائے مگر اسی وقت

لہذا نکرہ غیر متعین چیز پر دلالت کرتا ہے۔ اور معرفہ متعین چیز پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ تنوینِ عوض: تنوینِ عوض یہ وہ تنوین ہے۔ جو مضاف پر آتا ہے مضاف الیہ کے بدلے میں
کہ مضاف الیہ حذف ہو جائے۔ اور مضاف الیہ کے بدلے میں مضاف پر تنوین آجائے۔ تو لہٰذا مضاف اسم ہے
اسی وجہ سے یہ تنوینِ عوض اسم کا خاصہ بن گیا۔
مثال۔ یَوْمَئِذٍ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا
تو کَانَ کَذَا یعنی (مضاف الیہ) حذف ہو گیا۔ اور اس کے بدلے میں مضاف یعنی (یَوْمَئِذٍ) پر تنوین آگیا
اور یَوْمَئِذٍ بن گیا۔

۴۔ تنوینِ مقابلہ: تنوینِ مقابلہ یہ وہ تنوین ہے۔ جو جمع مؤنث سالم کے اوپر آتا ہے۔ بمقابلہ اُس نون کے
جو جمع مذکر سالم میں ذکر ہے۔ مثلاً ضَارِبَاتٌ کے آخر جو تنوین آیا ہے۔ یہ اُس نون کے مقابلہ میں ہے جو جمع
میں ذکر ہے۔ تو مذکر و مؤنث دونوں اسماء ہے۔ لہٰذا اسی سے یہ اسم کا خاصہ بن گیا۔

۵۔ تنوینِ ترنم: تنوینِ ترنم یہ وہ تنوین ہے۔ جو اشعار توازن یعنی (وزن برابر) ہونے کیلئے کلمے کے آخر میں
اگر کلمے کے آخر میں اسم ہو یا فعل ہو یا حرف ہو (تینوں
پر آسکتا ہے۔

مسند الیہ اسم کا خاصہ ہے

یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے

یہ اسم کا خاصہ اس لئے ہے کہ حرف نہ مسند واقع ہو سکتا ہے اور نہ مسند الیہ اور فعل مسند واقع ہو سکتا ہے لیکن مسند الیہ واقع نہیں ہو سکتا۔ اور اسم مسند اور مسند الیہ دونوں واقع ہو سکتا ہے لہذا اسی وجہ سے یہ اسم کا خاصہ بن گیا۔ مثال: زیدٌ قائمٌ

مضاف اسم کا خاصہ ہے

یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے

یہ اسم کا خاصہ اس لئے ہے کہ جب اضافت کیا جاتا ہے تو تینوں فائدوں کیلئے کیا جاتا ہے

تعریف یا تخصیص یا تخفیف کیلئے

پہلا فائدہ تعریف کیلئے: کہ جس میں نکرہ کی اضافت کیا جائے معرفہ کی طرف تو اضافت کے وقت نکرہ بھی معرفہ بن جائے گا۔ غُلَامُ زَیْدٍ

دوسرا فائدہ تخصیص کیلئے: قلمُ شَرِكَاءٍ

کہ جس میں نکرہ کی اضافت کیا جائے نکرہ کی طرف مثال غُلَامُ رَجُلٍ

غلام نکرہ تھا یعنی عام تھا۔ یعنی عورتوں اور مردوں دونوں کیلئے
استعمال ہوتا تھا۔ تو جب اُس کی اضافت نکرہ یعنی (رَجُلٍ)
کی طرف کی گئی۔ تو یہ مردوں کے ساتھ خاص ہو گیا۔ یعنی عورتیں
منفی ہو گئے تو اس میں تخصیص یعنی (قلت شرکاء) کا عمل ہو گیا

تیسرا فائدہ تخفیف کیلئے۔ جس میں آسانی پیدا کرنے کیلئے
اضافت کیا جائے۔
کہ جس اسم پر تنوین ہو۔ یا اس کے ساتھ نون تثنیہ یا نون جمع ہو
تو اضافت سے وہ گر جاتے ہیں یعنی اضافت کے وقت وہ
جاتے ہیں
تنوین کا مثال۔ غُلَامٌ اضافت کے وقت غُلَامُ زَیْدٍ
نون تثنیہ کا مثال۔ غُلَامَانِ اضافت کے وقت۔ غُلَامَا زَیْدٍ
نون جمع کا مثال۔ غُلَامُوْنَ اضافت کے وقت۔ غُلَامُوْ زَیْدٍ

یہ تینوں فائدے اسم میں ہو سکتا ہے۔
نہ کہ فعل اور حرف میں۔ لہٰذا اسی وجہ سے اضافت
اسم کا خاصہ بن گیا۔

تصغیر کی تعریف۔ جو کلمہ اپنے حالت اصلی سے بدل جائے
تحقیر یا [illegible] کیلئے

مصغر کی تعریف: جو کلمہ اپنی حالت اصلی سے بدل جائے تو اس کلمہ کو مصغر کہتے ہیں

تصغیر اسم کا خاصہ ہے

یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے

یہ اسم کا خاصہ اس لئے ہے کہ یہ یعنی (تصغیر) کبھی تحقیر کے لئے ہوتا ہے اور کبھی تعظیم کیلئے اور تحقیر اور تعظیم اسم کی ہوتی ہے نہ کہ فعل اور حرف کی لہٰذا اسی وجہ سے یہ اسم کا خاصہ بن گیا۔

تحقیر کی مثال: رَجُلٌ، رُجَیْلٌ

تعظیم کی مثال: قُرَیْشٌ، قُرَیْشٌ

نوٹ: ثلاثی مجرد کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر ہوتی ہے

منسوب کی تعریف: منسوب اس کو کہتے ہیں کہ جب کسی کلمے کی اضافت کی گئی ہو کسی جگہ یا کسی چیز کی طرف

منسوب اسم کا خاصہ ہے

یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے

کہ اسم کا خاصہ اس لئے ہے کہ نسبت اسم کا ہوتا ہے

نہ کہ فعل اور حرف کے لہذا اسی وجہ سے یہ اسم کا خاصہ
بن گیا۔ مثال۔ کَبُرَ اَدِیْ۔

تثنیہ اور جمع اسم کا خاصہ ہے۔
یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے۔
یہ اسم کا خاصہ اسلئے ہے کہ تثنیہ اور جمع اسم ہو سکتا ہے
نہ کہ فعل اور حرف کے لہذا اسی وجہ سے یہ اسم کا خاصہ بن گیا۔
تثنیہ کا مثال: رَجُلَانِ جمع کا مثال۔ رِجَالٌ

اعتراض:۔ تثنیہ اور جمع فقط اسم کا خاصہ نہیں بلکہ فعل بھی تثنیہ اور
جمع ہو سکتا ہے۔ جیسے ضَرَبَا ضَرَبُوْا وغیرہ
ج/ فعل تثنیہ اور جمع نہیں ہو سکتا ہے۔ ضَرَبَا اور ضَرَبُوْا
میں الف اور واؤ ضمائر ہے۔ اور ضمیر اسم ہوتا ہے۔

موصوف کی تعریف:۔ جس کی صفت کی گئی ہوں
موصوف اسم کا خاصہ ہے
یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے۔
یہ اسم کا خاصہ اسلئے ہے کہ صفت کی وجہ سے کلمہ میں زیادہ
یعنی (زیادتی) آجاتی ہے تو زیادت کو نہ فعل قبول کر

اور نہ حرف۔ بلکہ زیادت کو اسم قبول کرتا ہے لہذا اسی وجہ سے یہ اسم کا خاصہ بن گیا مثال: جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ

تائے متحرکہ اسم کا خاصہ ہے

یہ اسم کا خاصہ کیوں ہے

یہ اسم کا خاصہ اسلئے ہے کہ تائے متحرکہ ثقیل ہے اور اسم خفیف ہے لہذا اسی وجہ سے یہ اسم کا خاصہ بن گیا۔

مثال: ضَارِبَةٌ

اعتراض: کہ جب تائے متحرکہ اسم کو دے دیا۔ تو فعل کو کیوں نہیں دے دیا۔

اور جب تائے ساکنہ فعل کو دے دیا۔ تو اسم کو کیوں نہیں دیا۔

جواب: یہ اسلئے ایسا کیا کہ اسم خفیف ہے۔ اور تائے متحرکہ ثقیل ہے تو ثقیل خفیف کو دے دیا۔

اور فعل ثقیل ہے اور تائے ساکنہ خفیف ہے۔ تو خفیف ثقیل کو دے دیا۔

اگر ہم ایسا کرلیتے تو اسم خود خفیف ہے اور تائے ساکنہ بھی خفیف ہے۔ تو اگر ہم خفیف خفیف کو دیتے۔ تو پھر یہ ٹھیک لیکن (اچھی بات) نہیں ہے۔ اور فعل خود ثقیل ہے اور تائے متحرکہ بھی ثقیل ہے۔ تو اگر ہم ثقیل ثقیل کو دیتے تو یہ ظلم ہے۔ لہذا اسی وجہ سے ایسا کیا۔

علامات فعل ہے

علامات فعل وہ ہے کہ شروع میں قد آیا ہوگا مثال قَدْ ضَرَبَ

یا سین آیا ہوگا مثال سَيَضْرِبُ

یا سوف آیا ہوگا مثال سَوْفَ يَضْرِبُ

یا حرف جزم آیا ہوگا مثال لَمْ يَضْرِبْ

یا ضمیر مرفوع متصل بارز اس کے ساتھ جوڑا یعنی متصل ہوا ہوگا

مثال ضَرَبْتُ

یا تائے ساکنہ آخر میں آیا ہوگا مثال ضَرَبَتْ

یا امر ہوگا مثال اِضْرِبْ

یا نہی ہوگا مثال لَا تَضْرِبْ

قد فعل کا خاصہ ہے

یہ فعل کا خاصہ کیوں ہے

یہ فعل کا خاصہ اسلئے ہے کہ قد ماضی اور مضارع پر داخل ہوتا ہے اور ماضی اور مضارع دونوں افعال ہیں لہذا اسی سے یہ فعل کا خاصہ بن گیا

قد ماضی پر کیوں داخل ہوتا ہے اور مضارع پر کیوں داخل ہوتا ہے

قد ماضی پر اسلئے داخل ہوتا ہے۔ ماضی پر ما[illegible] یا تحقیق کیلئے داخل ہوتا ہے

مثال قَدْ ضَرَبَ قریب ہے کہ مارا ہے

مثال قَدْ ضَرَبَ تحقیق کے ساتھ مارا ہے

اور مضارع پر تقلیل کیلئے داخل ہوتا ہے

مثال :- قَدْ یَضْرِبُ کبھی کبھی مارتا ہے

سین اور سَوْفَ فعل کا خاصہ ہے

یہ فعل کا خاصہ کیوں ہے

یہ فعل کا خاصہ اسلئے ہے کہ سین اور سوف مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ اور مضارع فعل ہے۔ لہذا اسی وجہ سے یہ فعل کا خاصہ بن گیا

سین اور سوف مضارع پر کیوں داخل ہوتا ہے

سین مضارع پر استقبال قریب کیلئے داخل ہوتا ہے

اور سوف مضارع پر استقبال بعید کیلئے داخل ہوتا ہے

مثال :- سَیَضْرِبُ :- قریب ہے کہ مارے گا۔

مثال :- سَوْفَ یَضْرِبُ :- دور ہے کہ مارے گا۔

حروف جزم فعل کا خاصہ ہے

حروف جازمہ پانچ ہے۔ اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی

یہ فعل کا خاصہ کیوں ہے

یہ فعل کا خاصہ اسلئے ہے کہ ان میں سے بعض آتے ہیں نفی کیلئے مثال لَمْ لَمَّا تو جب یہ فعل نفی کیلئے آتا ہے۔ تو داخل بھی فعل پر ہوگا۔ لہذا اسی وجہ سے یہ فعل کا خاصہ بن گیا۔

اور بعض آتے ہیں طلب فعل کیلئے یعنی (۱) م امر تو جب یہ
طلب فعل کیلئے آتا ہے تو داخل بھی فعل پر ہوگا۔
لہذا اسی وجہ سے یہ فعل کا خاصہ بن گیا۔
اور بعض آتے ہیں طلب ترک فعل کیلئے یعنی لا ئی نہی۔
تو جب یہ طلب ترک فعل کیلئے آتا ہے تو داخل بھی فعل پر
ہوگا۔ لہذا اسی وجہ سے یہ فعل کا خاصہ بن گیا

اور بعض آتے ہیں تعلیق فعل کیلئے یعنی اِنْ تو جب یہ تعلیق
فعل کیلئے آتا ہے تو داخل بھی فعل پر ہوگا۔
لہذا اسی وجہ سے یہ فعل کا خاصہ بن گیا۔

ضمیر مرفوع متصل بارز فعل کا خاصہ ہے۔
یہ فعل کا خاصہ کیوں ہے۔
یہ فعل کا خاصہ اسلئے ہے۔ کہ ضمیر مرفوع متصل فاعل ہوتا ہے
اور فاعل فعل کیلئے ہوتا ہے۔ تو جب فاعل فعل کیلئے ہوتا ہے
تو یہ جس کے ساتھ متصل ہو وہ بھی فعل ہوگا۔
لہذا اسی وجہ سے یہ فعل کا خاصہ بن گیا۔ مثال: ضَرَبْتُ

ثانی ساکنہ فعل کا خاصہ ہے۔

یہ فعل کا خاصہ کیوں ہے

یہ فعل کا خاصہ اسلئے ہے کہ تائے ساکنہ فعل کو دے دیا۔
اور تائے متحرکہ اسم کو دے دیا۔ لہذا اسی وجہ سے یہ فعل کا خاصہ
بن گیا۔ مثال:۔ ضَرَبَتْ
یہ ایسا کیوں کیا کہ تائے ساکنہ فعل کو دے دیا۔ اور تائے متحرکہ اسم
کو دے دیا۔ لہذا اس کا تفصیل پہلے گزر چکا ہے۔

امر فعل کا خاصہ ہے

یہ فعل کا خاصہ کیوں ہے۔

یہ فعل کا خاصہ اسلئے ہے۔ کہ یہ طلب فعل کیلئے آتا ہے۔ تو جب
طلب فعل کیلئے آتا ہے۔ تو ہوگا بھی فعل۔ لہذا اسی وجہ سے
یہ فعل کا خاصہ بن گیا۔ مثال:۔ اِضْرِبْ

نہی فعل کا خاصہ ہے

یہ فعل کا خاصہ کیوں ہے

یہ فعل کا خاصہ اسلئے ہے۔ کہ یہ طلب ترک فعل کیلئے آتا ہے۔ تو جب
طلب ترک فعل کیلئے آتا ہے۔ تو ہوگا بھی فعل۔ لہذا اسی وجہ سے
یہ فعل کا خاصہ بن گیا۔ مثال:۔ لَا تَضْرِبْ

حروف کی علامت وہ ہے۔ کہ جس میں اسم اور فعل کا کوئی
علامت نہ ہو۔ مثال:۔ مِنْ، اِلیٰ وغیرہ

فصل

سمجھو کہ

کلمہ کی دو قسمیں ہیں ۱ معرب ۲ مبنی

معرب: معرب اس کو کہتے ہیں جس کا آخر مختلف عوامل کی وجہ سے بدل جاتا ہے مثال زیدٌ

جیسے: جاءنی زیدٌ، ورأیتُ زیداً، ومررتُ بزیدٍ

جاء عامل ہے۔

عامل: یہ وہ چیز ہے جسکی وجہ سے کسی اسم یا فعل کا آخر بدل جاتا ہے۔

زیدٌ معرب یعنی (معمول) ہے

معمول: جس کلمے میں مختلف عوامل کی وجہ سے تبدیلی یعنی اُس کا اعراب بدل جاتا ہو اُسے معمول کہتے ہیں۔

(خواہ اُس کا اعراب لفظی ہو یا تقدیری ہو یا محلی ہو)

معمول معرب بھی ہو سکتا ہے۔ اور مبنی بھی۔ جس کلمہ کا آخر عامل کی وجہ سے بدل جائے تو وہ معمول معرب ہوگا۔ اور جس کلمہ کا آخر عامل کی وجہ سے نہ بدلے تو وہ معمول مبنی ہوگا۔

اعراب: اعراب یہ اُس حرف یا اُس حرکت کو کہتے ہیں۔ جو حالت رفع و نصب، یا جر کا نشان بن جا

زیر میں دال اعراب کا محل ہے۔ یعنی جس حرف کے اوپر اعراب جاری ہو جائے۔ اُسے محل اعراب کہتے ہیں۔

مبنی: مبنی وہ ہے۔ جس کا آخر مختلف عوامل کی وجہ سے نہ بدلے مثال: هٰؤُلَاءِ

جیسے: جَاءَنِیْ هٰؤُلَاءِ، وَرَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ، وَمَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ

یعنی رفع و نصب و جر کی حالت میں یکساں یعنی ایک جیسا ہو

فصل

مبنی دو قسم پر ہیں ۱۔ مبنی الاصل ۲۔ مبنی غیر الاصل

مبنی الاصل کی تعریف: مبنی الاصل وہ ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے مبنی ہو۔ مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو۔

مبنی الاصل تین قسم پر ہیں ۱۔ تمام حروف ۲۔ فعل ماضی ۳۔ امر حاضر معروف

۱۔ تمام حروف کیوں مبنی ہے؟

تمام حروف اس لیے مبنی ہے کہ اس کے معانی مقتضی للاعراب نہیں ہے یعنی (اعراب کا تقاضا نہیں کرتے)

مقتضی للاعراب تین چیزیں ہے ۱۔ فاعلیت ۲۔ مفعولیت ۳۔ اضافت

حروف نہ فاعل واقع ہوتے ہیں۔ اور نہ مفعول اور نہ
مضاف الیہ۔ تو جب یہ تینوں واقع نہیں ہوتے
تو اس پر اعراب یعنی ۔ رفع نصب ۔ جر بھی نہیں آئے گی۔

۳: فعل ماضی کیوں مبنی ہے؟
فعل ماضی مبنی ہونے کی دو وجہ ہے۔
پہلا وجہ کہ اوزان میں اصل بناء یعنی (مبنی) ہونا ہے۔
دوسرا وجہ کہ اس کا معانی مقتضی للاعراب نہیں ہے۔
مقتضی للاعراب تین چیزیں ہے۔ ۱: فاعلیت
۲: مفعولیت ۳: اضافت
فعل ماضی نہ فاعل واقع ہوتے ہیں۔ اور نہ مفعول اور نہ مضاف
تو جب یہ تینوں واقع نہیں ہوتے۔ تو اس پر اعراب یعنی
رفع نصب جر بھی نہیں آئے گی۔

۴: امر حاضر معروف کیوں مبنی ہے؟
امر حاضر معروف مبنی ہونے کی دو وجہ ہے۔
پہلا وجہ: کہ افعال میں اصل بناء یعنی (مبنی) ہونا ہے
دوسرا وجہ: کہ اس کا معانی مقتضی للاعراب نہیں ہے۔
مقتضی للاعراب تین چیزیں ہے۔ ۱: فاعلیت
۲: مفعولیت ۳: اضافت

امر حاضر معروف نہ فاعل واقع ہوتے ہے۔ اور نہ مفعول
اور نہ مضاف الیہ۔ تو جب یہ تینوں واقع نہیں ہوتے۔
تو اس پر اعراب یعنی رفع، نصب، جر بھی نہیں آئے گی۔

مبنی غیر الاصل کی تعریف:۔

مبنی غیر الاصل وہ ہے۔ جو اپنے ذات کے اعتبار سے مبنی
نہ ہو۔ بلکہ مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھنے کی وجہ سے مبنی ہو۔

مبنی غیر الاصل چار قسم پر ہیں۔

1 فعل مضارع بشرط یہ کہ اُس کے ساتھ نون جمع مؤنث آیا ہو۔
2 فعل مضارع بشرط یہ کہ اُس کے ساتھ نون تاکید یعنی ثقیلہ و خفیفہ آیا ہو۔
3 اسم متمکن بشرط یہ کہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔ ہے اسم غیر متمکن

1 جب فعل مضارع کے ساتھ نون جمع مؤنث آیا ہو۔ تو یہ مبنی ہے۔ کیوں مبنی ہے
اسلئے مبنی ہے۔ کہ اس کا مشابہت فعل ماضی جمع مؤنث کے ساتھ ہے
کہ فعل ماضی میں نون مفتوح ماقبل ساکن ہے۔ اور مضارع میں

بھی نون مفتوح ماقبل ساکن ہے۔ تو اسی مشابہت کی وجہ سے یہ
مبنی بن گیا۔

۲ جب فعل مضارع کے ساتھ نون تاکید یعنی ثقیلہ و خفیفہ

تو یہ مبنی ہے۔ کیوں مبنی ہے؟

اسلئے مبنی ہے کہ نون تاکید حرف ہے۔ تو جب ہم نے یہ فع

س ۲ ساتھ متصل ہو گیا۔ تو شدت اتصال کی وجہ سے ایسا ہو گیا

کہ گویا ایک کلمہ ہے۔ تو کلمے کے آخر میں نون آگ

نون حرف ہے۔ اور حروف سارے مبنی ہے۔ تو ان

جاری نہیں ہوتے۔

اور اب کلمہ کے وسط یعنی درمیان میں آگیا۔

اور درمیان میں اعراب جاری نہیں ہوتے۔ لہذا اس

یہ مبنی بن گیا۔

یہ اسم متمکن مبنی ہے۔ اسلئے کہ یہ ترکیب میں واقع نہیں

معرب دو قسم پر ہیں۔

۱ فعل مضارع معرب ہے۔ اس شرط پر کہ اس کے ساتھ نو

اور نون تاکید نہ ہو۔

۲ اسم متمکن معرب ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ ترکیب میں

فصل (۲)

سمجھو کہ اسم غیر متمکن آٹھ قسم پر ہیں.

اقسام غیر متمکن میں سے پہلا قسم مضمرات ہیں.

(۱) پہلا قسم مضمرات: مضمرات مضمر کا جمع ہے مضمر ضمیر کو بھی کہتے ہیں یعنی (ایک جیسے ہوتے ہیں)

ضمیر کی تعریف: مَا وُضِعَ لِمُتَکَلِّمٍ اَوْ مُخَاطَبٍ اَوْ غَائِبٍ تَقَدَّمَ ذِکْرُہٗ لَفْظًا اَوْ مَعْنًى اَوْ حُکْمًا.

ضمیر یہ وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہو متکلم یا مخاطب یا غائب کیلئے ایسا غائب جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہو. خواہ اُس کا ذکر لفظاً ہو چکا ہو یا معنًا یا حکمًا. جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہو اُسے مرجع کہتے ہیں.

لفظاً کی مثال: زَیْدٌ ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر جو مستتر ہے یہ زید کو راجع ہے اور جس کو یہ ضمیر راجع ہو اُس کو مرجع کہتے ہیں. تو زید کو مرجع اور ھُوَ ضمیر کو راجع کہتے ہیں

معنًا کی مثال: اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی.

اس میں جو ھُوَ ضمیر ہے یہ عدل کو راجع ہیں. لیکن عدل جو ہے. وہ اِدھر لفظاً ذکر نہیں ہے بلکہ اِعْدِلُوْا کے معنی سے ہمیں یہ معلوم ہو گیا.

حکمائی مثال : هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ :

اس میں جو هُوَ ضمیر ہے۔ اس کا مرجع نہ لفظاً ذکر ہے

اور نہ حکماً۔ بلکہ بعد میں جب اُس کا تفسیر ہوتا ہے

تو اُس سے پتہ چلتا ہے۔

اگر اس میں ضمیر مذکر واقع ہو۔ تو اُس کو ضمیر شان کہتے

اور اگر کہیں یہ ضمیر مؤنث واقع ہو۔ تو اُس کو ضمیر

کہتے ہیں۔ مثال : اِنَّهَا هِنْدٌ قَائِمَۃٌ۔

ضمیرات کی مثالیں : جیسے۔ اَنَا میں ایک مرد یا میں ایک

عورت ضَرَبْتُ میں نے مارا۔ اِیَّایَ خاص میرے لیے

ضَرَبَنِیْ مجھ کو مارا۔ لِیْ۔ میرے لیے

اور یہ ستر ضمائر ہیں۔ چودہ مرفوع متصل ہے۔ (70)

اور چودہ مرفوع منفصل ہے۔ (14)

اور چودہ منصوب متصل ہے۔ (14)

اور چودہ منصوب منفصل ہے۔ (14)

اور چودہ مجرور متصل ہے۔ (14)

اور مجرور منفصل نہیں آتے ہے۔

ضمیر مرفوع کی تعریف:۔ یہ وہ ضمیر ہے جو ترکیب میں مسند الیہ واقع ہو۔ پس اگر عامل کے ساتھ متصل ہو تو فاعل ہوگا۔

اور اگر منفصل ہو تو مبتدا واقع ہوگا۔ پس ضمیر مرفوع کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ ضمیر مرفوع متصل ۲۔ ضمیر مرفوع منفصل

۱۔ ضمیر مرفوع متصل کی تعریف:۔

یہ اس ضمیر کو کہتے ہیں کہ جو ترکیب میں مسند الیہ واقع ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے عامل کے ساتھ متصل ہو۔

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر مرفوع متصل بارز (۲) ضمیر مرفوع متصل مستتر

۱۔ ضمیر مرفوع متصل بارز کی تعریف:۔ ضمیر مرفوع متصل بارز یہ وہ ضمیر ہے جس پر تلفظ ہو سکتا ہے اور کتابت میں بھی لکھا جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ

۲۔ ضمیر مرفوع متصل مستتر کی تعریف:۔ ضمیر مرفوع مستتر یہ وہ ضمیر ہے جس پر نہ تلفظ کیا جاتا ہو۔ اور نہ کتابت میں لکھا جاتا ہو۔

جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر

پھر ضمیر مرفوع متصل مستتر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) واجب الاستتار (۲) جائز الاستتار

۱۔ واجب الاستتار کی تعریف:۔ واجب الاستتار یہ وہ ضمیر ہے جس کے بعد فاعل اسم ظاہر کا لانا جائز نہ ہو۔ جیسے اُضْرِبْ

جائز الاستتار کی تعریف۔ جائز الاستتار وہ ضمیر ہے
جس کے بعد فاعل اسم ظاہر کا آنا جائز ہو جیسے ضَرَبَ زَ

ماضی کے چودہ 14 صیغوں میں سے دو 2 صیغوں میں ضمیر
مستتر جائز الاستتار ہے ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب
اور ضَرَبَتْ صیغہ واحد مؤنث غائبہ۔ باقی بارہ صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل

مضارع کے چودہ 14 صیغوں میں سے دو 2 صیغوں میں ضمیر مستتر
جائز الاستتار ہے جو کہ یَضْرِبُ صیغہ واحد مذکر غائب
اور تَضْرِبُ صیغہ واحد مؤنث غائبہ ہے
اور تین صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل مستتر واجب الاستتار
جو کہ تَضْرِبُ صیغہ واحد مذکر مخاطب
اور اَضْرِبُ صیغہ واحد متکلم مشترک۔
اور نَضْرِبُ صیغہ جمع متکلم مشترک ہے
اور ایک صیغہ میں اختلاف ہے جو کہ تَضْرِبِیْنَ
صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ ہے۔

باقی آٹھ صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز ہے۔

۱	ضَرَبْتُ	صیغہ واحد متکلم مشترک فعل ماضی معلوم، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز، فاعل مرفوع محلاً
۲	ضَرَبْنَا	صیغہ جمع متکلم مشترک فعل ماضی معلوم، نَا ضمیر برائے جمع متکلم مرفوع متصل بارز، فاعل مرفوع محلاً
۳	ضَرَبْتَ	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معلوم، تَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل بارز، فاعل مرفوع محلاً
۴	ضَرَبْتُمَا	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم، تُمَا ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً۔
۵	ضَرَبْتُمْ	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی معلوم، تُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مرفوع متصل بارز، فاعل مرفوع محلاً
۶	ضَرَبْتِ	صیغہ واحد مؤنثہ مخاطبہ فعل ماضی معلوم، تِ ضمیر برائے واحد مؤنثہ مخاطبہ مرفوع متصل بارز، فاعل مرفوع محلاً
۷	ضَرَبْتُمَا	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبین فعل ماضی معلوم، تُمَا برائے تثنیہ مؤنث مخاطبین مرفوع متصل بارز، فاعل مرفوع محلاً

۸	ضَرَبْتُنَّ	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی معلوم تُنَّ ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبات مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً
۹	ضَرَبَ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً
۱۰	ضَرَبَا	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی معلوم الف ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائبین ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً
۱۱	ضَرَبُوا	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی معلوم واو ضمیر برائے جمع مذکر غائبین مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً
۱۲	ضَرَبَتْ	صیغہ واحدہ مؤنثہ غائبہ فعل ماضی معلوم ھِیَ ضمیر برائے واحدہ مؤنثہ غائبہ مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع
۱۳	ضَرَبَتَا	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی معلوم الف ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع
۱۴	ضَرَبْنَ	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی معلوم نون ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً

۲۔ ضمیر مرفوع منفصل کی تعریف: یہ اس ضمیر کو کہتے ہیں جو ترکیب میں مسند الیہ واقع ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے عامل کے ساتھ متصل نہ ہو۔ پس یہ ترکیب میں مبتدا واقع ہوگا۔

۱	أَنَا	ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۲	نَحْنُ	ضمیر برائے جمع ~~مرفوع~~ متکلم مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۳	أَنْتَ	ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۴	أَنْتُمَا	ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۵	أَنْتُمْ	ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۶	أَنْتِ	ضمیر برائے واحد مؤنثہ مخاطبہ مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۷	أَنْتُمَا	ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبتین مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۸	أَنْتُنَّ	ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبین مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۹	هُوَ	ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۱۰	هُمَا	ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائبین مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۱۱	هُمْ	ضمیر برائے جمع مذکر غائبین مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۱۲	هِيَ	ضمیر برائے واحد مؤنثہ غائبہ مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۱۳	هُمَا	ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً
۱۴	هُنَّ	ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً

ضمیر منصوب متصل کی تعریف: یہ وہ ضمیر کو کہتے ہیں
جو ترکیب میں مسند یعنی مفعول بہ واقع ہوتا ہے۔
اور یہ اپنے عامل کے ساتھ متصل ہو۔

۱	ضَرَبَنِیْ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً نون وقایہ ی ضمیر برائے واحد متکلم مشترک منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
۲	ضَرَبَنَا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً نَا ضمیر برائے جمع متکلم مشترک منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
۳	ضَرَبَکَ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب متصل مفعول بہ منصوب
۴	ضَرَبَکُمَا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً کُمَا ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً

۵ ضَرَبَكُمْ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
ضَرَبَكِ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً كِ ضمیر برائے واحدہ مؤنثہ مخاطبہ منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
ضَرَبَكُمَا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً۔ کُمَا ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبتین ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
ضَرَبَكُنَّ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً۔ کُنَّ ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبات منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
ضَرَبَهٗ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً۔ هٗ ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً۔

۱۰	ضَرَبَهُمَا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم، ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر، فاعل مرفوع محلاً۔ ھُمَا ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائبین ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
۱۱	ضَرَبَهُمْ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر، فاعل مرفوع محلاً۔ ھُمْ ضمیر برائے جمع مذکر غائبین منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
۱۲	ضَرَبَهَا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر، فاعل مرفوع محلاً۔ ھَا ضمیر برائے واحدہ مؤنثہ غائبہ منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
۱۳	ضَرَبَهُمَا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر، فاعل مرفوع محلاً۔ ھُمَا ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً
۱۴	ضَرَبَهُنَّ	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ھُوَ ضمیر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر فاعل مرفوع محلاً۔ ھُنَّ ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً

ضمیر منصوب منفصل کی تعریف: یہ اس ضمیر کو کہتے ہیں۔ جو ترکیب میں مسند یعنی مفعول بہ واقع ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے عامل کے ساتھ متصل نہ ہو۔ بلکہ یہ مقدم ہو اپنے فعل سے۔ یعنی یہ مفعول بہ مقدم ہوگا۔ مثلاً۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔

اِیَّایَ	ضمیر برائے واحد متکلم منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّانَا	ضمیر برائے جمع متکلم منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً۔
اِیَّاکَ	ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّاکُمَا	ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً۔
اِیَّاکُمْ	ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً۔
اِیَّاکِ	ضمیر برائے واحد مؤنثہ مخاطبہ منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّاکُمَا	ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبین منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّاکُنَّ	ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبات منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّاہُ	ضمیر برائے واحد مذکر غائب منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّاھُمَا	ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائبین منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً۔
اِیَّاھُمْ	ضمیر برائے جمع مذکر غائبین منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّاھَا	ضمیر برائے واحدہ مؤنثہ غائبہ منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّاھُمَا	ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبین منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً
اِیَّاھُنَّ	ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات منصوب منفصل مفعول بہ مقدم منصوب محلاً

ضمیر مجرور متصل کی تعریف: یہ اُس ضمیر کو کہتے ہیں۔ جو ترکیب میں مجرور واقع ہو۔ حرف جر یا اضافت کی وجہ سے۔ اور یہ اپنے عامل سے متصل ہو۔ ضمیر مجرور صرف متصل ہو سکتا ہے۔ منفصل نہیں۔

۱	لِیْ	لام حرف جارہ، ی، ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل مجرور محلاً
۲	لَنَا	لام حرف جارہ، نا، ضمیر برائے جمع متکلم مجرور متصل مجرور محلاً۔
۳	لَکَ	لام حرف جارہ، کَ، ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محلاً
۴	لَکُمَا	لام حرف جارہ، کُمَا، ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین مجرور متصل مجرور محلاً۔
۵	لَکُمْ	لام حرف جارہ، کُمْ، ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل مجرور محلاً۔
۶	لَکِ	لام حرف جارہ، کِ، ضمیر برائے واحدہ مؤنثہ مخاطبہ مجرور متصل مجرور محلاً
۷	لَکُمَا	لام حرف جارہ، کُمَا، ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبتین مجرور متصل مجرور محلاً
۸	لَکُنَّ	لام حرف جارہ، کُنَّ، ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبات مجرور متصل مجرور محلاً
۹	لَهٗ	لام حرف جارہ، ہٗ، ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل مجرور محلاً۔
۱۰	لَهُمَا	لام حرف جارہ، ھُمَا، ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائبین مجرور متصل مجرور محلاً۔
۱۱	لَهُمْ	لام حرف جارہ، ھُمْ، ضمیر برائے جمع مذکر غائبین مجرور متصل مجرور محلاً۔
۱۲	لَهَا	لام حرف جارہ، ھَا، ضمیر برائے واحدہ مؤنثہ غائبہ مجرور متصل مجرور محلاً۔
۱۳	لَهُمَا	لام حرف جارہ، ھُمَا، ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین مجرور متصل مجرور محلاً
۱۴	لَهُنَّ	لام حرف جارہ، ھُنَّ، ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات مجرور متصل مجرور محلاً

١	غُلَامِيْ	غلام مضاف (ی) ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
٢	غُلَامُنَا	غلام مضاف (نا) ضمیر برائے جمع متکلم مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
٣	غُلَامُكَ	غلام مضاف (ک) ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
٤	غُلَامُكُمَا	غلام مضاف (کما) ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
٥	غُلَامُكُمْ	غلام مضاف (کم) ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
	غُلَامُكِ	غلام مضاف (کِ) ضمیر برائے واحد مؤنث مخاطبہ مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
	غُلَامُكُمَا	غلام مضاف (کما) ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبتین مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
	غُلَامُكُنَّ	غلام مضاف (کن) ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبات مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً
	غُلَامُهٗ	غلام مضاف (ہ) ضمیر برائے واحد مذکر غائب مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً

١٥	غُلَامُہُمَا	غلام مضاف ھُمَا ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائبین مجرور مضاف الیہ مجرور محلاً.
١٦	غُلَامُہُمْ	غلام مضاف ھُمْ ضمیر برائے جمع مذکر غائبین مجرور مضاف الیہ مجرور محلاً
١٧	غُلَامُہَا	غلام مضاف ھَا ضمیر برائے واحد مؤنث غائبہ مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً.
١٨	غُلَامُہُمَا	غلام مضاف ھُمَا ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین مجرور مضاف الیہ مجرور محلاً.
١٩	غُلَامُہُنَّ	غلام مضاف ھُنَّ ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً.

س: مضمرات کیوں مبنی ہیں؟

ج: مبنی ہونے کی وجہ: یہ اس لئے مبنی ہیں کہ اس کا مشابہت ہے مبنی الاصل کے ساتھ. مبنی الاصل میں حروف کے ساتھ مشابہت ہے. اور حروف کے ساتھ احتیاج میں مشابہت ہے. حروف بھی معنی دینے میں دوسرے کلمے کے ضم کا محتاج ہوتا ہے. اور ضمیر یعنی (مضمرات) بھی محتاج ہے مرجع کو.

دوسرا قسم اسمائے اشارات: 2.

اسماء اسم کی جمع ہے۔ اشارات اشارۃ کی جمع ہے۔

اسم اشارہ کی تعریف: مَا وُضِعَ لِتَعْيِينِ مُشَارٍ إِلَيْهِ

ترجمہ: اسم اشارہ یہ وہ اسم غیر متمکن ہے۔ جو مشار الیہ کے تعیین کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

اسم اشارات پانچ ہے۔ اور مشار الیہ چھ ہے۔

اسم اشارات چھ ہے۔ اور احتمال پانچ ہے۔

اس لئے کہ جمع مذکر و مؤنث کیلئے ایک اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

ذَا آتا ہے۔ واحد مذکر کیلئے

ذَانِ آتا ہے۔ تثنیہ مذکر کیلئے حالت رفعی میں۔

ذَیْنِ آتا ہے۔ تثنیہ مذکر کیلئے حالت نصبی و جری میں۔

تَا، تِیْ، تِہْ، ذِہْ، ذِہِیْ، تِہِیْ

یہ سب آتا ہے۔ واحدہ مؤنثہ کیلئے۔

تَانِ آتا ہے۔ تثنیہ مؤنث کیلئے حالت رفعی میں

تَیْنِ آتا ہے۔ تثنیہ مؤنث کیلئے حالت نصبی و جری میں۔

اُولَآءِ الف ممدودہ کے ساتھ اُولٰی الف مقصورہ کے ساتھ آتا ہے۔ جمع مذکر و مؤنث کیلئے۔

اسمائے اشارات پر کبھی کبھی (ھا) حرف تنبیہ داخل ہوتا ہے
یعنی مخاطب کو بیدار یعنی متوجہ کرنے کیلئے۔ جیسے ھٰذا ھٰؤلآء

اور کبھی کبھی اسمائے اشارات بعید کے آخر میں کاف حرفی خطابی
آتا ہے۔ جیسے ذاکَ ذالِکَ
اور کبھی کبھی اسمائے اشارات اور کاف حرفی خطابی کے
درمیان لام برائے بُعد آتا ہے۔ جیسے ذالِکَ تِلْکَ

اعتراض یہ ہے کہ لام برائے بُعد ہمیشہ ساکن ہوگا۔
تو ذالِکَ میں کیوں متحرک ہے۔
ج یہ اسلئے متحرک ہے کہ ادھر اجتماع ساکنین آتا
تھے۔ اور اجتماع ساکنین کلام عرب میں باطل ہے۔
لہذا اسی وجہ سے ~~لام~~ لام کو متحرک کیا۔

اعتراض لام کو متحرک کیا تو الف کو کیوں متحرک نہیں کیا۔
ج الف کو اسلئے متحرک نہیں کیا کہ اگر ہم الف کو حرکت
دیتے۔ تو الف سے خود بخود ہمزہ بن جاتا ہے۔

کہ لام کو متحرک کیا۔ لیکن کسرہ کا حرکت کیوں دے دیا۔
ضمہ یا فتحہ کیوں نہیں دے دیا۔
ج۔ اس لئے کہ الساکن اذا حُرِّکَ حُرِّکَ بالکسرۃ
اس قاعدے کے مطابق لام کو کسرہ دے دیا۔

اسمائے اشارات کیوں مبنی ہے۔
مبنی ہونے کی وجہ: یہ اسلئے مبنی ہے کہ اس کا مشابہت
ہے۔ مبنی الاصل کے ساتھ۔ مبنی الاصل میں حروف
کے ساتھ مشابہت ہے۔ اور حروف کے ساتھ احتیاج
میں مشابہت ہے۔ حروف بھی معنی دینے میں دوسرے
کلمے کے ضمہ کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اسمائے اشارات
بھی محتاج ہوتا ہے۔ مُشارٌ الیہ کو۔

چوتھی قسم اسمائے افعال

الحمد للہ ۔ ماشاء اللہ ۔ محمد

سبق ۱۱
تیسرا قسم اسمائے موصولہ۔ اسماء اسم کا جمع ہے۔
موصولات موصول کا جمع ہے۔
اسم موصول کی تعریف۔ مَالَا یَتِمُّ اِلَّا بِصِلَۃٍ۔

۱ اسم موصول یہ وہ اسم غیر متمکن ہے۔ جو جملہ تام نہیں بنتا مگر صلہ کے ساتھ۔

۲ اسم موصول یہ وہ اسم غیر متمکن ہے۔ کہ یہ جملے کا کامل جز نہیں بنتا بغیر صلہ کے۔

صلہ کی تعریف۔ یہ وہ جملہ ہے۔ جو ذکر ہو اسم موصول کے بعد اور اس میں ایک عائد ضمیر ہوتا ہے۔ جو عائد راجع ہوتا ہے اسم موصول کو۔

اسماء موصولہ دو قسم پر ہیں ۱ اسماء موصولہ خاصہ ۲ اسماء موصولہ مشترکہ یا عامہ

اسمائے موصولہ خاصہ نو ہیں۔

اَلَّذِیْ آتا ہے۔ واحد مذکر کیلئے
اَلَّذَانِ آتا ہے۔ تثنیہ مذکر کیلئے حالت رفعی میں
اَلَّذَیْنِ آتا ہے۔ تثنیہ مذکر کیلئے حالت نصبی و جری میں
اَلَّذِیْنَ آتا ہے۔ جمع مذکر کیلئے۔

اَلَّتِی آتا ہے۔ واحدہ مؤنث کیلئے
اَللَّتَانِ آتا ہے۔ تثنیہ مؤنث کیلئے حالت رفعی میں
اَللَّتَیْنِ آتا ہے۔ تثنیہ مؤنث کیلئے حالت نصبی وجری میں
اَللَّاتِی و اللَّوَاتِی آتا ہے۔ جمع مؤنث کیلئے۔

اسمائے موصولہ عامہ پانچ ہے۔
مَا اور مَنْ۔ مَا اکثر غیر ذوالعقول کیلئے آتا ہے۔
اور کبھی کبھی ذوالعقول کیلئے بھی آتا ہے۔
اور مَنْ اکثر ذوالعقول کیلئے آتا ہے۔ اور کبھی کبھی غیر
ذوالعقول کیلئے بھی آتا ہے۔ خواہ وہ مفرد ہو یا تثنیہ ہو
یا جمع ہو۔ مذکر ہو یا مؤنث ہو۔ سب ہی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

الف لام بمعنی اَلَّذِی کے ساتھ اسم فاعل اور اسم مفعول
پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے۔ اَلضَّارِبُ، وَالْمَضْرُوْبُ
اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِی ضَرَبَ۔ اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِی ضُرِبَ۔

ذُوْ بمعنی اَلَّذِی کے ساتھ بنی طے قبیلے کے زبان میں۔ بنی طے
قبیلے والے کہتے ہیں کہ ذُوْ بمعنی اَلَّذِی کے ساتھ ہے۔ اور
یہ اسمائے موصولہ سے ہے۔ جیسے۔ جَآءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ۔
بمعنی جَآءَنِیْ اَلَّذِی ضَرَبَکَ۔

اَیٌّ آتا ہے۔ مذکر کیلئے

اَیَّۃٌ آتا ہے۔ مؤنث کیلئے

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ معرب ہے۔

اعتراض: اَیٌّ اور اَیَّۃٌ معرب ہے۔ اور بحث تو مبنیات کا شروع ہے تو پھر آپ نے معرب ادھر کیوں ذکر کیا؟

ج: اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کو ادھر اسلئے ذکر کیا۔ کہ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ چار حالتوں میں آتے ہیں۔ تین حالتوں میں معرب ہوتا ہے۔ اور ایک حالت میں مبنی ہوتا ہے۔

تو اس مبنی کی ایک حالت ہونے کی وجہ سے ہم نے اس کو مبنیات کی بحث یعنی مبنی غیر الاصل میں ذکر کیا۔

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کی چار حالتیں۔

مضاف نہ ہو۔ اور صدر صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے۔ اَیٌّ قَائِمٌ۔

مضاف نہ ہو۔ اور صدر صلہ مذکور ہو۔ جیسے اَیٌّ هُوَ قَائِمٌ

مضاف ہو۔ اور صدر صلہ بھی مذکور ہو۔ جیسے۔ اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ۔

یہ تینوں حالتوں میں معرب ہے

مضاف ہو اور صدر صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے۔ اَیُّهُمْ قَائِمٌ

اور اس ایک حالت میں مبنی ہے

وجہ حصر: اَیٌّ اَیَّۃٌ

مضاف نہیں ہوگا۔ یا۔ مضاف ہوگا

صدر صلہ مذکور ہوگا جیسے اَیٌّ هُوَ قَائِمٌ معرب	صدر صلہ مذکور نہ ہوگا جیسے اَیٌّ قَائِمٌ معرب	صدر صلہ مذکور ہوگا۔ جیسے۔ اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ۔ معرب۔	صدر صلہ مذکور نہ ہو جیسے اَیُّهُمْ مبنی

صدر صلہ کی تعریف: صدر صلہ وہ ہے جو ای اور ایتہ
کے بعد جو جملہ ذکر ہو۔ اور اس جملے میں جو مسند الیہ
یعنی مبتدا ہو۔ تو اس مسند الیہ کو صدر صلہ کہتے ہیں

اسمائے موصولہ کیوں مبنی ہیں۔
مبنی ہونے کی وجہ: یہ اسلئے مبنی ہیں کہ اس کو مشابہت
ہے۔ مبنی الاصل کے ساتھ۔ مبنی الاصل میں حروف ہے
ساتھ مشابہت ہے۔ اور حروف کے ساتھ احتیاج میں
مشابہت ہے۔ حروف بھی معنی دینے میں دوسرے کلمے کے
ضم کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اسمائے موصولہ محتاج ہوتا ہے صلہ کو۔

چوتھا قسم اسمائے افعال: اسماء اسم کا جمع ہے
افعال فعل کا جمع ہے
اسم فعل کی تعریف: یہ وہ اسم غیر متمکن ہے۔ جو معنی بھی فعل
کا دیتا ہو۔ اور عمل بھی فعل کا کرتا ہو۔ اس میں زمانہ
بھی موجود ہو۔ اور فعل کے علامات میں سے ایک بھی علامت
بھی موجود نہ ہو۔
وجہ تسمیہ: اسمائے افعال کو اسمائے افعال کیوں کہا جاتا ہے؟
اسمائے افعال کو اسمائے افعال اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ
ذات کے اعتبار سے اسماء ہوتے ہیں۔
مگر معنی کے اعتبار سے افعال ہوتے ہیں۔

اسم فعل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ہے بمعنی امر حاضر کے ساتھ
اور دوسرا ہے بمعنی فعل ماضی کے ساتھ۔
بمعنی امر حاضر کے ساتھ یہ ہے۔ رُوَیْدَ بمعنی اَمْهِلْ کے ساتھ
آتا ہے بَلْهَ بمعنی اُتْرُكْ کے ساتھ آتا ہے
حَیَّهَلْ هَلُمَّ بمعنی اِئْتِ کے ساتھ آتا ہے۔

بمعنی فعل ماضی کے ساتھ یہ ہے۔ هَیْهَاتَ بمعنی بَعُدَ
کے ساتھ آتا ہے شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ کے ساتھ آتا ہے۔
اسمائے افعال کیوں مبنی ہے
مبنی ہونے کی وجہ۔ اسلئے مبنی ہے کہ اس میں بعض کا
مشابہت معنی کے اعتبار سے امر حاضر کے ساتھ
اور بعض مشابہت رکھتا ہے معنی کے اعتبار سے
فعل ماضی کے ساتھ۔ لہذا اسی وجہ سے یہ مبنی بن گیا۔

پانچواں قسم اسمائے اصوات۔ اسماء اسم کا جمع ہے۔
اصوات صوت کا جمع ہے۔ صوت آواز کو کہتے ہیں۔
اسم صوت کی تعریف۔
یہ وہ اسم غیر متمکن ہے۔ جس کے ساتھ کسی حیوان کو آواز
دی جاتی ہے۔ یا کسی کی آواز نقل کی جاتی ہے۔ یا حالت غم
اور خوشی میں انسان کے زبان سے صادر ہوتے ہے۔
اسمائے اصوات جیسے۔ اُحْ، ھَا، اُفْ، بَخٍ، نَخٍ، غَاقٍ

اُخ اُخ: یہ کھانسی کے وقت انسان کی زبان سے صادر ہوتے ہیں۔
اُف: یہ انسان کی زبان سے درد یا تکلیف کے وقت صادر ہوتے ہیں۔
بَخٍ بَخٍ: یہ خوشی کے وقت عرب کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔
نَخ نَخ: یہ اونٹ کو بٹھانے یا لٹانے کے وقت عرب کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔
غاق: یہ کسی کی آواز نقل کرنے کے وقت استعمال ہوتے ہیں۔
جیسے غاق: یہ کوے کی آواز نقل کی ہے۔

اسمائے اصوات کیوں مبنی ہے۔
مبنی ہونے کی وجہ: اسلئے کہ اس کا حروف کے ساتھ مشابہت ہے۔ احتیاج میں۔ جیسی طرح حروف معنی دینے میں دوسرے کلمے کو محتاج ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ اسمائے اصوات کلمے عند یا صدائت کو محتاج ہوتے ہیں۔

چھٹا قسم اسمائے ظروف: اسماء اسم کا جمع ہے۔ ظروف ظرف کا جمع ہے۔ ظرف کا لغوی معنی ہے۔ برتن
اسم ظرف کی تعریف: یہ وہ اسم غیر متمکن ہے۔ جو دلالت کرتا ہے۔ فعل کی جگہ پر یا فعل کی وقت پر۔
جب ہم نے یہ پڑھ لیا۔ تو ہمیں یہ معلوم ہو گیا۔ کہ اسم ظرف کے دو قسم پر ہیں۔ (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

ظرف زمان کی تعریف: یہ وہ اسم غیر متمکن ہے۔ جو دلالت کرتا ہے فعل کے وقت پر۔
ظرف مکان کی تعریف: یہ وہ اسم غیر متمکن ہے۔ جو دلالت کرتا ہے فعل کی جگہ پر۔
ظرف زمان یہ ہے۔ إِذْ بمعنی جب ہے۔ یہ آتا ہے۔ فعل ماضی کیلئے۔ اگرچہ داخل فعل مضارع پر کیوں نہ ہو۔
وجہ مبنی یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ وضع میں حروف کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔
إِذَا بمعنی جب ہے۔ یہ آتا ہے فعل مضارع کیلئے۔ اگرچہ داخل فعل ماضی پر کیوں نہ ہو۔
وجہ مبنی: یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ حرف شرط کیلئے متضمن ہے۔
مَتٰی دو قسم پر ہیں۔ ۱۔ متی شرطیہ ۲۔ متی استفہامیہ۔
متی شرطیہ بمعنی جب ہے۔ یہ داخل ہوتا ہے۔ دو جملوں پر اور دونوں جملوں کو جزم دیتا ہے۔ پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزاء کہتے ہیں۔
مثال: مَتٰی تُسَافِرْ اُسَافِرْ۔
متی وجہ مبنی یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ حرف شرط کیلئے متضمن ہے۔
متی استفہامیہ بمعنی کب ہے۔ یہ داخل ہوتا ہے۔ ایک جملے پر۔
وجہ مبنی۔ مثال مَتٰی تُسَافِرُ۔
یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ حرف استفہام کیلئے متضمن ہے۔

کَیْفَ: بمعنی کیسے یا کس طرح ہے. یہ آتا ہے حال احوال پوچھنے کیلئے
وجہ مبنی یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ حرف استفہام کیلئے متضمن ہے.
اَیَّانَ: بمعنی کب ہے.
وجہ مبنی یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ حرف استفہام کیلئے متضمن ہے.

مَتٰی بمعنی کب سے ہے. اور اَیَّانَ بھی بمعنی کب سے ہے
تو ان دونوں میں کیا فرق ہے. فرق ان دونوں کے درمیان
میں یہ ہے کہ اَیَّانَ عظیم امُور کے بارے میں پوچھنے
کیلئے استعمال ہوتا ہے. اور مَتٰی عام طور پر استعمال ہوتا ہے.

اَمْسِ: بمعنی کل گذشتہ سے ہے.
وجہ مبنی یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ ماضی کے ساتھ معنی میں مشابہت
رکھتا ہے.
مُذْ مُنْذُ: بمعنی فعل کے ابتدائی وقت کو معلوم کرنے
کیلئے آتا ہے
وجہ مبنی مُذْ اسلئے مبنی ہے کہ یہ وضع میں حروف کے ساتھ
مشابہت رکھتا ہے اور مُنْذُ کو مُذْ پر حمل کیا.
قِسْمِ مُتَوَسِّطْ: بمعنی ہرگز سے ہے.
قَطُّ: زمانہ ماضی میں فعل نہ کرنے کے احاطے کیلئے آتا ہے.
مثال. مَا رَأَیْتُهُ قَطُّ.

عوضُ زمانہ مستقبال میں مثل ہوتے کہ احاطے
کیلئے آتا ہے۔ مثال لن اضربک عوضُ

قطّ کیوں مبنی ہے

وجہ مبنی یہ اسلئے مبنی ہے کہ اس میں ایک اور لغت ہے
قطُّ جس کا حروف کے ساتھ وضع میں مشابہت ہے۔
اور قطّ کو قطُّ پر حمل کیا۔
عوضُ کا مشابہت ہے۔ معنی کے اعتبار سے قطّ کے
کے ساتھ۔ قطُّ مبنی ہے۔ اسی وجہ سے یہ مبنی بن گیا۔

قبلُ لکھدُ کیلئے احوال ثلاثہ یعنی تین حالتیں ہیں۔
دو حالتوں میں معرب ہے۔ اور ایک حالت میں مبنی ہے
اگر اس کا مضاف الیہ ذکر ہو۔ تو اس حالت میں معرب ہے
اور اگر اس کا مضاف الیہ ذکر نہ ہو۔ تو پھر دو قسم پر ہیں۔
یا نسیًا منسیًا حذف ہوگا۔ اگر نسیًا منسیًا حذف ہو گیا تھا
تو اس حالت میں پھر معرب ہے۔
اور اگر مضاف الیہ حذف منوی ہو۔ تو اس حالت میں مبنی ہے
وجہ مبنی یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ حروف کے ساتھ مشابہت
رکھتا ہے۔ احتیاج میں جس طرح حروف معنی دینے میں
دوسرے کلمے کے ضم کو محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح قبلُ لکھدُ
محتاج ہوتا ہے۔ مضاف الیہ کو۔

ظرف مکانی یہ ہیں۔ حیثُ بمعنی جگہ کے ساتھ

قُدّامُ بمعنی آگے تحتُ بمعنی نیچے فوقُ بمعنی اوپر
اور ان کیلئے بھی احوال ثلاثہ ہیں۔ ایک حالت میں مبنی
اور باقی دو حالتوں میں معرب ہے۔

اگر اس کا مضاف الیہ ذکر ہو۔ تو اس حالت میں معرب ہے۔
اور اگر اس کا مضاف الیہ ذکر نہ ہو۔ تو پھر دو قسم پر ہیں۔
یا نسیاً منسیاً حذف ہوگا۔ اگر نسیاً منسیاً حذف ہو گیا تھا
تو اس حالت میں بھی معرب ہے۔

اور اگر مضاف الیہ حذف منوی ہو۔ تو اس حالت میں مبنی ہے۔
یہ اسلئے مبنی ہے۔ کہ یہ حروف کے ساتھ مشابہت
رکھتا ہے۔ احتیاج میں۔ جس طرح حروف معنی دینے میں
دوسرے کلمے کے ضم کو محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح
حیثُ، قدّامُ، تحتُ، فوقُ محتاج ہوتا ہے۔ مضاف الیہ کو

وجہ حصر۔ حیثُ قدّامُ تحتُ فوقُ

- مضاف الیہ مذکور ہوگا — معرب
- مضاف الیہ حذف ہوگا۔
  - مضاف الیہ حذف نسیاً منسیاً ہوگا۔ — معرب
  - مضاف الیہ حذف منوی ہوگا — مبنی

ساتواں قسم اسمائے کنایات

اسماء اسماء غیر متمکن کی چھٹی قسم کنایات کنایہ کی جمع ہے۔

اسم کنایہ کی تعریف:
یہ وہ اسم غیر متمکن ہے جو دلالت کرتا ہو
عدد مبہم پر یا قول مبہم پر۔
پس یہ دو قسم پر ہیں۔
(۱) کنایہ از عدد (۲) کنایہ از قول یا حدیث

(۱) کنایہ از عدد کی تعریف: یہ وہ اسم غیر متمکن ہے جو
جو دلالت کرتا ہو عدد مبہم پر۔
کنایہ از عدد کیلئے دو لفظ استعمال ہوتے ہیں۔
۱ کَمْ ۲ کَذَا
پھر کَمْ دو قسم پر ہیں۔
۱ کَمْ استفہامی ۲ کَمْ خبری۔

۱ کَمْ استفہامی کی تعریف: یہ وہ اسم غیر متمکن ہے
جسکے ذریعے سوال کیا جاتا ہو عدد مبہم کے بارے میں
جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ
کَمْ استفہامی کے بعد ہمیشہ مفرد منصوب آتا ہے۔

کم خبری کی تعریف: یہ وہ اسم غیر متمکن ہے جسکے ذریعے خبر دیا جاتا ہو۔ عدد مبھم سے۔
جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُہٗ یا کَمْ رِجَالٍ لَقِیْتُھُمْ۔
کم خبری کے بعد کبھی مفرد مجرور آتا ہے اور کبھی جمع مجرور آتا ہے

کم کیوں مبنی ہے؟
مبنی ہونے کی وجہ: کم اسم استفہامی اسلئے مبنی ہے کہ یہ حرف استفہام کیلئے متضمن ہے۔
اور کم خبری کو کم استفہامی پر حمل کیا۔

کَذَا کی تعریف: کَذَا ہمیشہ خبری ہوتا ہے یعنی یہ وہ اسم غیر متمکن ہے جسکے ذریعے خبر دیا جاتا ہو۔ عدد مبھم سے۔ جیسے عِنْدِیْ کَذَا رَجُلً۔
کَذَا کے بعد ہمیشہ مفرد منصوب آتا ہے۔
کَذَا کیوں مبنی ہے؟
مبنی ہونے کی وجہ: یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ مرکب ہے کَ اور ذَا سے۔ اور حروف تو مبنی ہے
اسلئے یہ بھی مبنی بن گیا۔

۹۔ کنایہ از حدیث کی تعریف ہے یہ وہ اسم غیر متمکن ہے جو دلالت کرتا ہو قول مبہم پر۔
کنایہ از حدیث کیلئے دو لفظ استعمال ہوتے ہیں۔
اور یہ دونوں لفظ تکرار کے ساتھ استعمال ہوتے ہے۔
جیسے۔ قَالَ فُلَانٌ كَيْتَ وَكَيْتَ
یا قَالَ فُلَانٌ ذَيْتَ وَذَيْتَ

یہ کیوں مبنی ہے؟
مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے یہ اسلئے مبنی ہے کہ یہ جملہ کا قائم مقام ہے۔ اور جملہ تو مبنی ہوتا ہے لہذا اسی وجہ سے یہ بھی مبنی بن گیا۔

آٹھواں قسم مرکب بنائی ہے حضرت صاحب چونکہ اس کا تفصیل پہلے گزر چکا ہے۔

فصل

بدانکہ (سمجھو کہ)

اسم عموم و خصوص کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں

۱ معرفہ ۲ نکرہ

معرفہ کی تعریف: معرفہ وہ ہے جو معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو۔ پس یہ سات قسم پر ہیں۔

پہلا مضمرات۔ دوسرا اعلام۔ اعلام جمع ہے عَلَم کا۔ عَلَم وہ ہے جو دلالت کرتا ہو معنی پر بغیر قرینہ کے۔ مثال: زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔ تیسرا اسمائے اشارات۔

چوتھا اسمائے موصولہ۔ اور ان دو قسموں کو مبہمات بھی کہتے ہیں

ان دو قسموں کو مبہمات کیوں کہتے ہیں۔

اسلئے کہ اسمائے اشارات اور اسمائے موصولہ میں اُس وقت تک مخاطب پر بات چھپی یعنی (مخفی) ہوتی ہے۔ جہاں تک اسمائے اشارات کے ساتھ مشارٌ الیہ ذکر نہ ہو۔ اور اسمائے موصولہ کے ساتھ صلہ ذکر نہ ہو۔

پانچواں قسم معرفہ بہ ندا۔ مثال: یَا رَجُلُ۔

یعنی حرف ندا سے ایک حرف داخل ہو۔

چھٹا قسم معرفہ بالف ولام۔ مثال: الرَّجُلُ۔

یعنی جس پر الف لام تعریفی داخل ہو۔

ساتواں قسم۔ جس میں سے کسی ایک کی طرف اضافت کیا گیا ہو۔ معرفہ بہ نداء کے علاوہ۔

مثال غُلَامُہٗ۔ اس میں مضمرات کی طرف اضافت کی گئی ہے۔
غُلَامُ زَیْدٍ۔ اس میں اعلام کی طرف اضافت کی گئی ہے۔
غُلَامُ ھٰذَا۔ اس میں اسم اشارات کی طرف اضافت کی گئی ہے
غُلَامُ اَلَّذِیْ عِنْدِیْ۔ اس میں اسم موصول کی طرف اضافت کی گئی ہے۔
غُلَامُ الرَّجُلِ۔ اس میں معرفہ بالف لام کی طرف اضافت کی گئی ہے۔

نکرہ کی تعریف۔ نکرہ وہ ہے۔ جو غیر معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو۔ مثال۔ رَجُلٌ۔ فَرَسٌ
پھر نکرہ دو قسم پر ہیں۔ ۱۔ نکرہ محضہ ۲۔ نکرہ مخصصہ

۱۔ نکرہ محضہ کی تعریف۔ نکرہ محضہ وہ اسم ہے۔ جس میں کسی قسم کی تخصیص نہ کی گئی ہو۔ مثال۔ رَجُلٌ
۲۔ نکرہ مخصصہ کی تعریف۔ نکرہ مخصصہ وہ اسم ہے جس میں کسی قسم کی تخصیص کی گئی ہو۔

اور تخصیص کے مختلف طریقے ہیں
جس میں دو ذکر کئے جاتے ہیں۔
پہلا طریقہ۔ نکرہ کیلئے صفت لایا جائے جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ
دوسرا طریقہ۔ نکرہ کا اضافت نکرہ کو کیا جائے۔
جیسے۔ غُلَامُ رَجُلٍ۔

سمعو کے اسم جنس کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں۔
۱۔ مذکر ۲۔ مؤنث
۱۔ مذکر کی تعریف۔ مذکر وہ ہے جس میں علامت تانیث
موجود نہ ہو۔ مثال رَجُلٌ
۲۔ مؤنث کی تعریف۔ مؤنث وہ ہے جس میں علامت
تانیث موجود ہو۔ مثال۔ امْرَاَةٌ
علامت تانیث چار ہیں۔
تاء مثال طَلْحَةٌ الف مقصورہ مثال۔ حُبْلٰی
الف ممدودہ مثال حَمْرَاءُ تائی مقدرہ مثال۔ اَرْضٌ

دلیل کے ساتھ کیونکہ تصغیر اسماء کو اصل
جگہ تک لاتی ہے۔ یعنی اپنی اصل کو
لوٹا کرتی ہے۔ اور اس کو مؤنث
سماعی کہتے ہیں۔

دراصل   سمجھو گے

مؤنث دو قسم پر ہیں۔ ۱ مؤنث حقیقی ۲ مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی کی تعریف: مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے
مقابلے میں حیوان مذکر ذکر ہو۔
جیسے اِمْرَأَةٌ جس کے مقابلے میں رَجُلٌ
اور نَاقَةٌ جس کے مقابلے میں جَمَلٌ یعنی حیوان مذکر ہے
ایسا مذکر جس کے ساتھ توالد و تناسل کیا جا سکے۔

مؤنث لفظی کی تعریف: مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابلے
میں حیوان مذکر ذکر نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَةٌ قُوَّةٌ
یعنی ظُلْمَةٌ کے مقابلے میں (نُوْرٌ) مذکر ہے مگر حیوان
مذکر نہیں ہے۔ اور قُوَّةٌ کے مقابلے (ضُعْفٌ) مذکر ہے
مگر حیوان مذکر نہیں ہے۔

سمجھو گے اسم عدد کے اعتبار سے تین قسم پر ہیں۔
۱ واحد ۲ تثنیہ ۳ جمع
۱ واحد کی تعریف: واحد وہ ہے جو دلالت کرے
ایک پر۔ جیسے رَجُلٌ

مثنی یعنی تثنیہ کی تعریف: تثنیہ وہ ہے جو دلالت کرے دو پر اس وجہ سے کہ الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور اس کے آخر میں آیا ہو۔

جیسے رَجُلَانِ، رَجُلَیْنِ

پھر تثنیہ دو قسم پر ہے ۱۔ تثنیہ حقیقی ۲۔ ملحق بالتثنیہ۔

تثنیہ حقیقی کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔ اور اس کیلئے مفرد میں لفظ ہو۔ جیسے رَجُلَانِ

ملحق بالتثنیہ کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کیلئے مفرد میں لفظ نہ ہو۔ جیسے اِثْنَانِ

مجموع یعنی جمع کی تعریف: جمع وہ ہے جو دلالت کرے دو سے زائد پر اس وجہ سے کہ اس کے واحد میں تغیر یعنی تبدیل کیا گیا ہو۔ تغیر یا لفظاً کیا گیا ہو یا تقدیراً۔

لفظاً کی مثال: جیسے رِجَالٌ جس کا واحد رَجُلٌ ہے۔

تقدیراً کی مثال: جیسے فُلْکٌ جس کا واحد بھی فُلْکٌ ہے قُفْلٌ کے وزن پر اور اس کا جمع بھی فُلْکٌ ہے اُسْدٌ کے وزن پر۔

پھر جمع دو قسم پر ہیں ۱۔ جمع حقیقی ۲۔ ملحق بالجمع۔

جمع حقیقی کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ اور اس کیلئے مفرد میں لفظ ہو جیسے رِجَالٌ

ملحق بالجمع کی تعریف :۔ یہ وہ اسم ہے۔ جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ اور اس کیلئے مفرد میں لفظ نہ ہو۔ جیسے [illegible] اُوْلُوْ

اور آپ سمجھو کہ جمع لفظ کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں۔
ا۔ جمع تکسیر ۲۔ جمع تصحیح

۱۔ جمع تکسیر کی تعریف۔ جمع تکسیر وہ ہے۔ جس میں واحد کی بناء سلامت نہ ہو۔ یعنی ٹوٹی گئی ہو۔ جیسے رِجَالٌ وَمَسَاجِدُ۔
اور جمع تکسیر کی بناء ثلاثی میں سماع کے ساتھ تعلق رکھتا ہے
یعنی جس طرح عرب کے لوگوں سے ہم نے سُنا ہے ہو۔
اور اُس کیلئے قیاس کی کوئی حاجت نہیں
اور رباعی اور خماسی کے جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتا ہے
جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ وَ جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ
یعنی پانچویں حرف کے حذف ہونے کے ساتھ۔

۲۔ جمع تصحیح کی تعریف :۔ جمع تصحیح وہ ہے۔ جس میں واحد کی بناء سلامت ہو۔ یعنی ٹوٹی گئی نہ ہو۔ اور یہ دو قسم پر ہے
ا۔ جمع مذکر ۲۔ جمع مؤنث

۱۔ جمع مذکر کی تعریف :۔ جمع مذکر وہ ہے۔ جو واو ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور ہو۔ اور نون مفتوح اُس کے آخر میں آیا ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ

جمع مؤنث کی تعریف: جمع مؤنث وہ ہے۔ جس کے آخر میں الف تاء کے ساتھ آیا ہو۔ جیسے مُسْلِمَاتٌ

سمجھو کہ جمع معنی کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں۔

۱۔ جمع قلت ۲۔ جمع کثرت ہے

جمع قلت کی تعریف: جمع قلت وہ ہے۔ جو تین سے لے کر نو تک دلالت کرے۔ اور اس کے چار اوزان ہیں۔

جیسے: اَفْعُلٌ مثلاً اَفْلُسٌ، اَفْعَالٌ مثلاً اَقْوَالٌ

اَفْعِلَةٌ مثلاً اَشْوِنَةٌ، فِعْلَةٌ مثلاً غِلْمَةٌ

اور دو جمع سالم جو الف لام کے بغیر ہو۔

یعنی مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَاتٌ۔

جمع کثرت کی تعریف: جمع کثرت وہ ہے۔ جو دس یا دس سے زیادہ پر دلالت کرے۔ اور اس کے اوزان وہ ہیں جو اس چھ اوزان کے علاوہ ہوں۔

فصل

سمجھو کہ

دراصل

رسم کے اعراب تین ہوتے ہے (۱) رفع (۲) نصب (۳) جر

اعراب کی تعریف: اعراب یہ اُس حرف یا حرکت کو کہتے ہیں۔
جو حالت رفع و نصب و جر کا نشانہ بن جاتا ہے

اعراب بالحرکت کی مثال:

جَاءَ زَيْدٌ وَرَأَيْتُ زَيْدًا وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ

اعراب بالحروف کی مثال:

جَاءَ أَبُوكَ وَرَأَيْتُ أَبَاكَ وَمَرَرْتُ بِأَبِيكَ

اعراب معرب کے بھی ہوتے ہے اور مبنی کے بھی
معرب کے اعراب کو رفع نصب جر جزم کہتے ہے۔
اور مبنی کے اعراب کو ضمہ فتحہ کسرہ وقف کہتے ہے۔

اعراب دو قسم پر ہیں:

(۱) اعراب بالحرکت (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکت پھر دو قسم پر ہے (۱) لفظی (۲) تقدیری
اور اعراب بالحروف بھی دو قسم پر ہے (۱) لفظی (۲) تقدیری
پھر ہر واحد دو دو قسم پر ہے یعنی حقیقی و حکمی

وجہ حصر

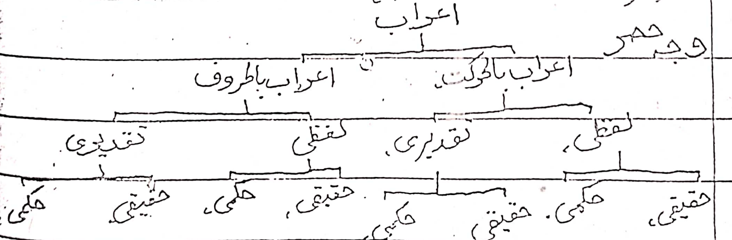

ابھی معلوم ہو گیا کہ اعراب آٹھ قسم پر ہیں۔

مندرجہ ذیل آٹھ اقسام یہ ہیں۔

1. اعراب بالحرکت لفظی حقیقی۔
2. اعراب بالحرکت لفظی حکمی۔
3. اعراب بالحروف لفظی حقیقی۔
4. اعراب بالحروف لفظی حکمی۔
5. اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی۔
6. اعراب بالحرکت تقدیری حکمی۔
7. اعراب بالحروف تقدیری حقیقی۔
8. اعراب بالحروف تقدیری حکمی۔

نمبر 1: اعراب بالحرکت لفظی حقیقی کی تعریف:

یہ وہ اعراب ہے جو احوال ثلاثہ میں حرکات ثلاثہ کے ساتھ ہو

جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، وَرَأَیْتُ زَیْدًا، وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ

2: اعراب بالحرکت لفظی حکمی کی تعریف:

یہ وہ اعراب ہے جس کے احوال ثلاثہ حرکتیں کے ساتھ ہو

یعنی جس میں ایک حالت دوسرے حالت کے تابع ہو۔

جیسے: جَاءَ أَحْمَدُ، وَرَأَیْتُ أَحْمَدَ، وَمَرَرْتُ بِأَحْمَدَ۔

۳۔ اعراب بالحروف لفظی حقیقی کی تعریف۔
یہ وہ اعراب ہے جسکے احوال ثلاثہ حروف ثلاثہ کے ساتھ ہو۔
جیسے: جَاءَ اَبُوْكَ، وَرَأَيْتُ اَبَاكَ، وَمَرَرْتُ بِاَبِيْكَ۔

۴۔ اعراب بالحروف لفظی حکمی کی تعریف:
یہ وہ اعراب ہے جسکے احوال ثلاثہ حرفین کے ساتھ ہو
یعنی جس میں ایک حالت دوسرے حالت کے تابع ہو۔
جیسے: جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، وَرَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ

۵۔ اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی کی تعریف۔
یہ وہ اعراب ہے جسکے احوال ثلاثہ حرکات ثلاثہ کے ساتھ مقدر ہو۔
جیسے: جَاءَنِیْ مُوْسٰی، وَرَأَيْتُ مُوْسٰی، وَمَرَرْتُ بِمُوْسٰی۔

۶۔ اعراب بالحرکت تقدیری حکمی کی تعریف:
یہ وہ اعراب ہے جسکے احوال ثلاثہ حرکتین کے ساتھ
مقدر ہو۔ یعنی جس میں ایک حالت دوسرے حالت کے تابع ہو۔
جیسے: جَاءَنِیْ حُبْلٰی، وَرَأَيْتُ حُبْلٰی، وَمَرَرْتُ بِحُبْلٰی۔

۷۔ اعراب بالحروف تقدیری حقیقی کی تعریف۔
یہ وہ اعراب ہے جسکے احوال ثلاثہ حروف ثلاثہ
کے ساتھ مقدر ہو۔
جیسے: جَاءَنِیْ اَبُو الْقَوْمِ، وَرَأَيْتُ اَبَا الْقَوْمِ، وَمَرَرْتُ بِاَبِی الْقَوْمِ

۵ اعراب بالحروف تقدیری حکمی کی تعریف۔

یہ وہ اعراب ہے۔ جسکے احوال ثلاثہ حرفین کے ساتھ مقدر ہو۔ یعنی اس میں ایک حالت دوسرے حالت کے تابع ہو۔

جیسے۔ جَآءَنِیْ مُسْلِمُوْ الْقَوْمِ. وَرَأَیْتُ مُسْلِمِی الْقَوْمِ.
وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِی الْقَوْمِ.

اسم متمکن اعراب کے اعتبار سے سولہ [16] قسم پر ہیں۔

پہلا قسم مفرد منصرف صحیح ۔ جیسے زَیْدٌ

مفرد کبھی چیزوں کے مقابلہ میں آتا ہے۔
کبھی تثنیہ اور جمع کے مقابلے میں آتا ہے۔ اور کبھی مضاف یا شبہ مضاف کے مقابلے میں اور کبھی جملے کے مقابلے میں آتا ہے۔

یہاں پر تثنیہ اور جمع کے مقابلے میں آیا ہے۔
کہ یہ مفرد ہے۔ تثنیہ اور جمع نہیں ہے۔ اور منصرف ہے۔ غیر منصرف نہیں ہے۔ اور صحیح ہے۔ ناقص نہیں ہے۔
نحوی حضرات صحیح اس کو کہتے ہیں۔ جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ اور صرفی حضرات صحیح اس کلمے کو کہتے ہیں۔ جو فاء عین ولام کے مقابلے میں حرف علت و تضعیف اور ہمزہ نہ ہو۔

پس معلوم ہوا کہ جب مفرد ہو۔ منصرف ہو۔ صحیح ہو
تو اُس کے اعراب اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ہونگے۔

دوسرا مفرد منصرف جاری مجرائی صحیح۔ جیسے دَلْوٌ
مفرد سے مراد یہ ہے۔ کہ یہ مفرد ہے۔ تثنیہ اور جمع نہیں ہے۔
اور منصرف ہے۔ غیر منصرف نہیں ہے۔
اور جاری مجرائی صحیح ہے۔ ناقص نہیں ہے۔
جاری مجرائی وہ ہے۔ جو صحیح کے قائم مقام ہو۔
یعنی جس کے آخر میں حرف علت ہو۔ اور اُس کا ماقبل
ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ
یعنی یہ صحیح تو نہیں ہے۔ مگر صحیح کا قائم مقام ہے۔
یعنی اس میں اعلال اور تعلیل نہیں ہوتا ہے۔
پس معلوم ہوا کہ جب مفرد ہو منصرف ہو۔ جاری مجرائی صحیح ہو۔
تو اس کے اعراب بھی اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ہونگے۔

تیسرا قسم۔ جمع مکسر منصرف۔ جیسے۔ رِجَالٌ
جمع سے مراد یہ ہے۔ کہ یہ جمع ہے۔ مفرد اور تثنیہ نہیں ہے۔
اور جمع مکسر ہے۔ اور جمع سالم نہیں ہے۔ اور منصرف ہے
غیر منصرف نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جب جمع ہو
جمع مکسر ہو۔ منصرف ہو۔ تو اس کے اعراب بھی
اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ہونگے۔

یعنی ان تینوں کا حالت رفعی ضمہ کے ساتھ ہوگا اور حالت نصبی فتحہ کے ساتھ اور حالت جری کسرہ کے ساتھ ہوگا۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ۔

یعنی ان تینوں کا اعراب، اعراب بالحرکت لفظی حقیقی ہونگے۔

یہ اعراب تو اصل ہے۔ یہ اصل اعراب تو ان قسموں کو کیا دے دیا۔

اسلئے کہ مفرد اصل ہے۔ تثنیہ اور جمع کے مقابلے میں۔

اور منصرف اصل ہے۔ غیر منصرف کے مقابلے میں۔

اور صحیح اصل ہے۔ ناقص کے مقابلے میں۔

اور جاری مجرائی اصل ہے۔ ناقص کے مقابلے میں۔

جمع مکسر اصل ہے۔ جمع سالم کے مقابلے میں۔

لہذا یہ اصل ہے۔ اسلئے اس کو اعراب بھی اصل دے دیا

چوتھا قسم جمع مؤنث سالم

یعنی کہ جمع ہو۔ مؤنث ہو اور سالم ہو۔

تو اس کا حالت رفعی ضمہ کے ساتھ ہوگا۔ اور حالت نصبی و جری کسرہ کے ساتھ ہوگا۔ یعنی اس کے اعراب اعراب بالحرکت لفظی حکمی ہونگے۔

هُنَّ مُسْلِمَاتٌ۔ وَرَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ۔ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

[illegible]

[illegible]

لہذا یہ فرع ہے۔ اسلئے اس کے اعراب بھی فرع دے دیا۔

پانچواں قسم غیر منصرف

غیر منصرف کی تعریف:- یہ وہ اسم ہے جس میں دو سبب یا ایک سبب جو دو سببوں کا قائم مقام ہو۔

اسباب منع صرف سے پایا جائے یعنی موجود ہو جائے اسباب منع صرف نو ہے۔

(۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف ونون زائدتان

(۱) عدل کی تعریف:- ایک صیغے کا دوسرے صیغے سے اخراج ایسے طریقے کے ساتھ کہ اس کا مادہ اصلی باقی ہو۔ اور اس کا شکل وصورت تبدیل ہو چکا ہو۔ بغیر قانون صرفی کے۔

جیسے عُمَرُ کہ یہ عَامِرٌ سے نکلا ہے بغیر صرفی قانون کے۔ عدل دو قسم پر ہیں (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری

(۲) وصف کی تعریف:- یہ وہ اسم غیر منصرف ہے جو دلالت کرتا ہو۔ ذات مبہم پر مع بعض صفات کے لحاظ سے۔

جیسے اَسْوَدُ، اَحْمَرُ

تانیث کی تعریف: یہ وہ اسم غیر منصرف ہے۔ جس میں علامت تانیث موجود ہو۔ جیسے طَلْحَةُ

عدل کی تعریف: یہاں عدل سے مراد اعلام ہے۔

اعلام جمع ہے۔ عَلَم کا۔ عَلَم وہ ہے۔ جو دلالت کرتا ہو۔ ذات معین پر بغیر قرینہ کے۔ جیسے: زَیْنَبُ

عجمہ کی تعریف: عجمہ یہ وہ اسم غیر منصرف ہے۔ جو عجم کے لوگوں نے وضع کیا ہو۔ اور اس کا استعمال عرب میں بھی ہوتا ہے۔ جیسے: اِبْرَاهِیْمُ۔

جمع کی تعریف: یہاں جمع سے مراد عام نہیں ہے۔ بلکہ مراد جمع اقصیٰ ہے۔ اس کو جمع منتہی الجموع اور جمع الجمع بھی کہتے ہیں۔

جمع اقصیٰ کی تعریف: یہ وہ جمع ہے جسکی جمعیت انتہا کو پہنچ چکا ہو۔ اور جمع اقصیٰ کی پہچان کیلئے تین اوزان آتے ہیں۔ جیسے: مَفَاعِلُ بروزن مَسَاجِدُ، فَوَاعِلُ بروزن ضَوَارِبُ

مَفَاعِیْلُ بروزن مَصَابِیْحُ۔

ترکیب کی تعریف: یہاں ترکیب سے مراد مرکب منع صرف ہے۔ مرکب منع صرف وہ ہے۔ جو دو اسموں کو ایک بنی (اکٹھی) کرے۔ اور دوسرا اسم متضمن حرف کیلئے نہ ہو۔ جیسے: بَعْلَبَکَّ۔ جسکا پہلا جزء مبنی بر فتحہ ہے۔ اکثر علماء کے مذہب پر۔ اور دوسرا جزء معرب غیر منصرف ہے۔

وزن فعل کی تعریف. یہ وہ اسم غیر منصرف ہے. جو اصل میں
اسم ہو. اور فعل کے وزن پر آیا ہو. جیسے اَحْمَدُ
الف ونون زائدتان کی تعریف.
یہ وہ اسم غیر منصرف ہے. جسکے آخر میں الف ونون زائدتان
آیا ہو. جیسے. عُثمَانُ
ان سب کا حالت رفعی ضمہ کے ساتھ ہوگا. اور حالت
نصبی وجری فتحہ کے ساتھ ہوگا. یعنی اس کے اعراب
اعراب بالحرکت لفظی حکمی ہونگے
جیسے. جَاءَ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، وَمَرَرْتُ بِعُمَرَ

یہ اعراب تو فرعی ہے. یہ فرعی اعراب اس کو کیوں
دے دیا.
اسلئے کہ یہ فعل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے.
یعنی فعل پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا. اور اسم غیر منصرف
پر بھی تنوین اور کسرہ نہیں آتا.

فعل کے ساتھ کیسے مشابہت رکھتا ہے.
غیر منصرف کا فعل کے ساتھ مشابہت ہے
فرعیتین میں. کیونکہ فعل بھی فرع ہوتا ہے. فاعل کا
اور مشتق منہ یعنی (مصدر) کا. یعنی فعل میں دو فرعیتیں ہے
اور غیر منصرف بھی وہ ہوتا ہے. جس میں دو سبب پائے

اور یہ سبب اپنے اصل کا فرعہ ہوتا ہے۔ تو غیر منصرف

میں بھی دو فرعتیں ہوگی۔ لہذا فعل کے ساتھ

فرعتین میں مشابہت ثابت ہوگئی۔

اور یہ سبب اپنے اصل کا فرع اس طرح ہے

جیسے عدل فرعہ ہے۔ معدول عنہ کے مقابلے میں

وصف فرعہ ہے۔ غیر وصف کے مقابلے میں۔

مؤنث فرعہ ہے۔ مذکر کے مقابلے میں۔

معرفہ فرعہ ہے۔ نکرہ کے مقابلے میں۔

عجمہ فرعہ ہے۔ عرب کے مقابلے میں۔

جمع فرعہ ہے۔ مفرد کے مقابلے میں۔

مرکب فرعہ ہے۔ مفرد کے مقابلے میں۔

وزن فعل فرعہ ہے۔ وزن اسم کے مقابلے میں۔

الف ونون زائدتان فرعہ ہے۔ اسم کے مقابلے

میں جس کے آخر میں الف ونون زائدتان نہ ہو۔

لہذا یہ فرعہ ہے۔ اس لئے اس کو اعراب

بھی فرعہ دے دیا۔

چھٹی قسم اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ مضاف لغیر یائے متکلم

مکبر ہو مصغر نہ ہو۔ اگر مصغر ہو۔ تو پھر یہ اعراب نہیں ہونگے

جیسے۔ جَاءَنِیْ اُبَیُّ وَرَأَیْتُ اُبَیًّا وَمَرَرْتُ بِاُبَیٍّ۔

موحد ہو تثنیہ اور جمع نہ ہو۔ اگر تثنیہ یا جمع ہو تو پھر یہ اعراب

بالحروف لفظی حقیقی نہ ہونگے۔

جیسے۔ جَاءَنِیْ اَبَوَانِ وَرَأَیْتُ اَبَوَیْنِ وَمَرَرْتُ بِاَبَوَیْنِ

مضاف ہو غیر یائے متکلم کو ہو۔ اگر یائے متکلم کو مضاف ہو

تو پھر یہ اعراب نہ ہونگے۔

جیسے۔ جَاءَ اَبِیْ وَرَأَیْتُ اَبِیْ وَمَرَرْتُ بِاَبِیْ

پس معلوم ہوا کہ جب اسمائے ستہ مکبر ہو۔ اور موحدہ ہو

اور یائے متکلم کے علاوہ اضافت کیا گیا ہو۔

تو اس کا حالت رفعی واو کے ساتھ اور حالت نصبی

الف کے ساتھ اور حالت جری یاء کے ساتھ ہوگا۔

یعنی اس کے اعراب۔ اعراب بالحروف لفظی حقیقی ہونگے۔

جیسے۔ جَاءَنِیْ اَبُوْكَ وَرَأَیْتُ اَبَاكَ وَمَرَرْتُ بِاَبِیْكَ

یہ اعراب تو فرعی ہے۔ آپ نے یہ اعراب اس

کو کیوں دے دیا۔ حالانکہ یہ اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ

تو اصل ہے۔ چاہئے تھا کہ آپ اس کو اصل

اعراب یعنی (اعراب بالحرکت لفظی حقیقی) دے دیتے۔

وسیلے کے واحد اور جمع کے مابین یعنی (درمیان) میں
تو معنوی اختلاف ہے

اگر ہم اس کو یہ اعراب یعنی (اعراب بالحرکت لفظی حقیقی)
دے دیتے تو پھر واحد اور جمع کے درمیان میں
اختلاف تام یعنی (مکمل) اختلاف آتا تھا۔ تو اس
مکمل اختلاف سے بچنے کیلئے ہم نے اس کو اعراب
بالحروف لفظی حقیقی دے دیئے۔

ساتواں قسم مثنی یعنی تثنیہ جیسے رَجُلَانِ۔

اٹھواں قسم کِلَا وَ کِلْتَا جس کا اضافت ضمیر کی طرف کیا گیا ہو

نواں قسم۔ اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ۔

ان تینوں کا حالت رفعی الف کے ساتھ۔ اور حالت نصبی
وجری یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوگا۔
یعنی اس کے اعراب بالحروف لفظی حکمی ہونگے۔

جَاءَ رَجُلَانِ وَ کِلَاهُمَا وَ اِثْنَانِ وَ رَأَیْتُ
رَجُلَیْنِ وَ کِلَیْهِمَا وَ اِثْنَیْنِ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ
وَ کِلَیْهِمَا وَ اِثْنَیْنِ۔

تثنیہ کی تعریف۔ تثنیہ وہ ہے جو دو پر دلالت کرتا ہو
پھر تثنیہ دو قسم پر ہیں۔ ۱ تثنیہ حقیقی ۲ ملحق بالتثنیہ

١ تثنیہ حقیقی کی تعریف: تثنیہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے
اور اس کیلئے مفرد میں لفظ ہو۔ جیسے رَجُلَانِ

٢ ملحق بالتثنیہ کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے
اور اس کیلئے یا تو بالکل مفرد نہ ہو۔ جیسے کِلَا وَ کِلْتَا
یا مفرد ہو لیکن مفرد میں لفظ نہ ہو۔ جیسے اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ

دسواں قسم جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ.
گیارہواں قسم ہے اُوْلُوْ
بارہواں قسم عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ
ان تینوں کا حالت رفعی واو ماقبل مضموم کے ساتھ
اور حالت نصبی وجری یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا۔
یعنی اس کے اعراب، اعراب بالحروف لفظی حکمی ہونگے۔
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَ اُوْلُوْ مَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا۔
وَرَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَ اُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا۔
وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَ اُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا۔
پھر جمع دو قسم پر ہیں۔ ١ جمع حقیقی ٢ ملحق بالجمع

١ جمع حقیقی کی تعریف: یہ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ
پر دلالت کرے۔ اور اس کیلئے مفرد میں لفظ ہو جیسے رِجَالٌ

٢

ملحق بالجمع کی تعریف یہ وہ اسم ہے ۔ جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ اور اس کیلئے یا تو بالکل مفرد نہ ہو جیسے عشرون یا مفرد ہو لیکن مفرد میں لفظاً نہ ہو۔ جیسے ۔ اُولُو

آپ نے تو تثنیہ کو اعراب با لحروف لفظی حکمی دے دیا اور جمع کو بھی یہ اعراب دے دیا۔ تو اس کے درمیان میں کیا فرق ہے۔

فرق اس کے درمیان میں یہ ہے۔ کہ تثنیہ کو حالت رفعی میں الف دے دیا۔ اسلئے کہ فعل میں بھی الف تثنیہ کیلئے آتا ہے۔ یعنی تثنیہ کا ضمیر فاعل ہے اور جمع کو حالت رفعی میں واؤ ماقبل مضموم دے دیا۔ اسلئے کہ فعل میں بھی واؤ ماقبل مضموم جمع کیلئے آتا ہے ۔ یعنی جمع کا ضمیر فاعل ہے

تثنیہ کو حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مفتوح دے دیا۔

اور جمع کو حالت نصبی و جری میں یاء ماقبل مکسور دے دیا۔

اس لئے کہ آپس میں التباس نہ آجائے۔

تیسراہواں قسم اسم مقصور ۔ اسم مقصور یہ وہ اسم ہے
جس کے آخر میں الف مقصورہ آیا ہو ۔ جیسے مُوْسٰی

چوا ہواں قسم غیر جمع مذکر سالم یعنی جمع مذکر سالم کے علاوہ
کسی اور کلمے کی اضافت یائے متکلم کی طرف کی گئی ہو ۔ جیسے غُلَامِیْ

ان دونوں قسموں کا حالت رفعی تقدیر ضمہ کے ساتھ
اور حالت نصبی تقدیر فتحہ کے ساتھ اور حالت جری کسرہ
کسرہ کے ساتھ ہوگا ۔
یعنی اس کے اعراب ، اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی ہونگے ۔
اور لفظ کے اعتبار سے ہمیشہ ایک جیسے ہونگے ۔
جیسے جَآءَ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ ، وَ رَأَیْتُ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ ۔
وَمَرَرْتُ بِمُوْسٰی وَغُلَامِیْ ۔
کہ آپ نے اس کو اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی دے دیا ۔
تو اعراب بالحرکت لفظی حقیقی کیوں نہیں دے دیا ۔

اس لئے کہ مُوْسٰی کے آخر میں جو الف ہے وہ حرکت
برداشت نہیں کرتا ۔ اور غُلَامِیْ کے آخر میں جو یاء ہے
وہ یاء کو ساکن ہے ۔ اور یاء اپنے ماقبل کسرہ مانگتا ہے
اس وجہ سے اس کو اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی دیا ۔

پندرہواں قسم اسم منقوص۔ اسم منقوص وہ اسم ہے
جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور آیا ہو۔ جیسے قاضی
اس کا حالت رفعی تقدیر ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی فتحہ
لفظی کے ساتھ اور حالت جری تقدیر کسرہ کے ساتھ ہوگا۔
یعنی اس کا اعراب، اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی ہوگا
جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ وَرَأَیْتُ الْقَاضِیَ وَمَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

آپ نے تو اسم منقوص کو اعراب بالحرکت تقدیری حقیقی
دے دیا۔ اور غیر جمع مذکر سالم یعنی یائی متکلم کو بھی
یہ اعراب دے دیا۔
اور غُلَامِیْ کے آخر میں یاء ساکنہ اور ماقبل مکسور ہے۔
اور قاضِیْ کے آخر میں بھی یاء ساکنہ اور ماقبل مکسور ہے۔
تو پھر ان دونوں قسموں کو اکٹھا کیوں ذکر نہیں کیا۔

غُلَامِیْ کے آخر میں جو یاء ہے۔ وہ یائی متکلم ہے۔
اور غُلَام کا اضافت ہوا ہے۔ اُس کی طرف یعنی
(یائی متکلم کی طرف) اور قاضِیْ کے آخر میں جو یاء ہے۔
وہ یائی متکلم نہیں ہے۔ بلکہ اپنے اصل مادے کی یاء ہے

لہٰذا غُلَامِیْ مرکب ہے۔ اور قاضی مفرد ہے۔ اسی وجہ سے
ان دونوں کو الگ الگ ذکر کیا۔

سو یہ قسم جمع مذکر سالم یعنی جمع مذکر سالم کی اضافت یائے متکلم کی طرف کی گئی ہے جیسے مُسْلِمِیَّ

تو اس کا حالت رفعی تقدیر واو کے ساتھ اور حالت نصبی و جری یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا۔

یعنی اس کا اعراب، اعراب بالحروف لفظی حکمی ہونگے

جیسے ھٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ، وَرَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ

وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ یْ تھا۔ نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ واو اور یاء ایک کلمے میں جمع ہو گئے۔ پہلے حرف ساکن ہے یعنی (واو)

تو پھر صرفی قانون کے مطابق واو کو یاء سے تبدیل کیا۔ پھر دوسرے قانون کے مطابق یاء کو یاء میں مدغم کیا۔ پھر مُسْلِمُیَّ بن گیا۔

تو پھر میم کے ضمہ کو کسرہ کے ساتھ تبدیل کر دیا۔

مُسْلِمِیَّ بن گیا۔

(فصل)

یہ جاننا چاہیے کہ

مضارع کے اعراب تین ہیں رفع، نصب، جزم
فعل مضارع اعراب کے اعتبار سے چار قسم پر ہیں۔
پہلا قسم صحیح جو خالی ہو ضمیر بارز مرفوع سے
یعنی وہ ضمیر مرفوع جو تثنیہ اور جمع مذکر، واحدہ مؤنث
مخاطبہ کیلئے ہوتا ہے

شاید وہ تثنیہ مذکر ہو، یا مؤنث مخاطب ہو یا غائب
جمع مذکر غائب ہو یا مخاطب ہو۔
یعنی اس سے مراد پانچ صیغے ہیں جو کہ
یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ۔
یعنی واحد مذکر غائب، واحدہ مؤنث غائبہ، واحد مذکر مخاطب
واحد متکلم اور جمع متکلم ہیں۔
تو ان پانچ صیغوں کا حالت رفعی ضمہ کے ساتھ اور حالت
نصبی فتحہ کے ساتھ اور حالت جزی سکون کے ساتھ ہوگا۔

جیسے: هُوَ يَضْرِبُ، وَلَنْ يَضْرِبَ، وَلَمْ يَضْرِبْ۔

دوسرا قسم مفرد معتل واوی جیسے: يَغْزُوْ۔
یا مفرد معتل یائی: جیسے: يَرْمِيْ۔

تو اس کا حالت رفعی تقدیر ضمہ کے ساتھ اور حالت
نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ اور حالت جری میں لام
کلمہ کے حذف ہونے کے ساتھ ہوگا۔

جیسے ھُوَ یَخْشٰی، وَیَرْضٰی، وَلَنْ یَّخْشٰی، وَلَنْ یَّرْضٰی
وَلَمْ یَخْشَ، وَلَمْ یَرْضَ۔

تیسرا قسم معتل الفی۔ جیسے۔ یَرْضٰی۔
اس کا حالت رفعی تقدیر ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی
تقدیر فتحہ کے ساتھ اور حالت جری لام کلمہ کے حذف
ہونے کے ساتھ ہوگا۔
جیسے۔ ھُوَ یَرْضٰی، وَلَنْ یَّرْضٰی، وَلَمْ یَرْضَ۔

چوتھا قسم صحیح ہو یا معتل ہو۔

ضمیر بارز مرفوع اور نونات اعرابی یعنی نون تثنیہ
اور نون جمع اور نون واحدہ مؤنثہ مخاطبہ
کے ساتھ ہوگا۔
تو اس کا حالت رفعی نون کے ثابت ہونے کے ساتھ ہوگا۔

جیسے کہ تثنیہ میں پڑھتے ہیں۔ هُمَا يَضْرِبَانِ وَيَغْزُوَانِ
وَيَرْمِيَانِ وَيَرْضَيَانِ۔

جیسا کہ جمع میں پڑھتے ہیں هُمْ يَضْرِبُوْنَ وَيَغْزُوْنَ
وَيَرْمُوْنَ وَيَرْضَوْنَ۔

جیسا کہ واحد مؤنث اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ وَتَغْزِيْنَ
میں پڑھتے ہیں وَتَرْمِيْنَ وَتَرْضَيْنَ

تو اسکی حالت نصبی اور حالت جزمی میں نون خفیف
ہونے کے ساتھ ہوگا۔
جیسا کہ تثنیہ میں پڑھتے ہیں۔ لَنْ يَضْرِبَا وَلَنْ يَغْزُوَا
وَلَنْ يَرْمِيَا وَلَنْ يَرْضَيَا وَلَمْ يَضْرِبَا
وَلَمْ يَغْزُوَا وَلَمْ يَرْمِيَا وَلَمْ يَرْضَيَا

جیسا کہ جمع میں پڑھتے ہیں۔ لَنْ يَضْرِبُوْا وَلَنْ يَغْزُوْا وَلَنْ يَرْضَوْا
وَلَنْ يَرْمُوْا وَلَمْ يَضْرِبُوْا وَلَمْ يَغْزُوْا وَلَمْ يَرْمُوْا وَلَمْ يَرْضَوْا۔

جیسا کہ واحد مؤنث مخاطبہ میں پڑھتے ہیں۔
لَنْ تَضْرِبِيْ وَلَنْ تَغْزِيْ وَلَنْ تَرْمِيْ وَلَنْ تَرْضَيْ۔
وَلَمْ تَضْرِبِيْ وَلَمْ تَغْزِيْ وَلَمْ تَرْمِيْ وَلَمْ تَرْضَيْ۔

(فصل)

در آنکہ ~~سمجھو کہ~~

عوامل اعراب یعنی اعراب کے عوامل دو قسم پر ہیں۔

(۱) لفظی (۲) معنوی

عوامل عامل کی جمع ہے۔ عامل وہ چیز ہے جس کی وجہ سے کسی اسم یا فعل کے آخر میں لفظی، یا تقدیری یا محلی تبدیلی واقع ہو جائے۔

لفظی تبدیلی کی مثال: جَآءَ زَيْدٌ وَرَأَيْتُ زَيْدًا وَمَرَرْتُ بِزَيْدٍ

تقدیری تبدیلی کی مثال: جَآءَ مُوْسٰی وَرَأَيْتُ مُوْسٰی وَمَرَرْتُ بِمُوْسٰی

محلی تبدیلی کی مثال: جَآءَ هٰذَا وَرَأَيْتُ هٰذَا وَمَرَرْتُ بِهٰذَا

عامل لفظی کی تعریف: عامل لفظی وہ ہے۔ جس پر تلفظ کیا جا سکے اور کتابت میں بھی لکھا جاتا ہو۔

جیسے: لَنْ يَّضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ۔

عامل معنوی کی تعریف: عامل معنوی وہ ہے۔ جس پر نہ تلفظ کیا جا سکے اور نہ کتابت میں لکھا جاتا ہو۔

جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ

یعنی اس کا عامل لفظ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں عامل معنوی

ہے۔ جو کہ ابتداء ہے یعنی ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے۔
عامل لفظی تین قسم پر ہیں۔ (۱) حروف عاملہ
(۲) افعال عاملہ (۳) اسماء عاملہ
حروف عاملہ کی مثال: جیسے: بِزَیْدٍ
افعال عاملہ کی مثال: جیسے: جَاءَ زَیْدٌ
اسماء عاملہ کی مثال: جیسے: قَتلی تَضرِبْ اَضرِبْ
اور اگر اللہ نے چاہا تو آپ اس کو تین ابواب میں یاد کر لو گے
باب اول حروف عاملہ ہے۔ اور یہ دو فصلوں میں تقسیم ہے۔
افعال عاملہ اور اسماء عاملہ پر حروف عاملہ کو کیوں مقدم کیا
اسلئے کہ حروف بہت زیادہ ہے۔ یعنی کثرت کی وجہ سے مقدم کیا حروف عاملہ کو۔

پہلا فصل وہ حروف عاملہ جو اسم پر داخل ہوتے ہے
اور اسم میں عمل کرتا ہے اور یہ پانچ قسم پر ہیں

پہلا قسم حروف جر۔ اور یہ حروف جر سترہ ہیں۔
با، تا، و کاف و لام، واو منذ ومذ خلا
رُبَّ، حاشا، من، عدا، فی عن علی حتی الی

حروف جر کی تعریف:

حروف جار وہ حروف ہیں۔ جو اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اسی لئے کہ فعل یا شبہ فعل کا معنی اسم کی طرف کھینچتا ہے۔ یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اور اسم کے آخر کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے: اَلْمَالُ لِزَیْدٍ

اسی حروف کو جار کہتے ہیں۔ اور جس اسم پر یہ حروف داخل ہوتے ہیں۔ اسی کو مجرور کہتے ہیں۔

تو پھر ان دونوں کو جار مجرور کہتے ہیں۔

پھر ان جار مجرور کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

ظرف دو قسم پر ہے۔ ۱ ظرف حقیقی ۲ ظرف مجازی

ظرف حقیقی کی تعریف:

ظرف حقیقی وہ ہے۔ جس کو ہم ہفت اقسام میں پڑھتے ہیں۔

ظرف مجازی کی تعریف: ظرف مجازی اسی جار مجرور کو کہتے ہیں۔

ظرف مجازی تعلق کے اعتبار سے دو قسم پر ہے

۱۔ ظرف لغو ۲۔ ظرف مستقر

دوسرا قسم حروف مشبہ بالفعل ہے۔ اور یہ حروف چھ ہیں

إنَّ یا أنَّ کَأَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ، ناصب اسم ور افع خبر۔

اس کو حروف مشبہ بالفعل کیوں کہتے ہیں۔ اسلئے کہ یہ فعل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ لفظاً، معنًا، عملاً

لفظاً مشابہت یہ ہے

1. کہ جس طرح فعل ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حروف بھی مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں۔

2. اور جس طرح فعل ثلاثی اور رباعی ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان میں بعض ثلاثی اور بعض رباعی ہوتے ہیں

3. اور فعل کے وزن پر بھی آتے ہیں۔

إنَّ بروزن فرَّ، أنَّ بروزن مدَّ، کأنَّ بروزن ضربْنَ

لٰکِنَّ بروزن ضاربْنَ، لَیْتَ بروزن لَیْسَ، لَعَلَّ بروزن ضربْنَ

معناً مشابہت یہ ہے

کہ إنَّ أنَّ بمعنی حَقَّقْتُ کے ساتھ ہے۔ اور کأنَّ بمعنی شَبَّهْتُ کے ساتھ ہے لٰکِنَّ بمعنی اِسْتَدْرَکْتُ کے ساتھ ہے

لَیْتَ بمعنی تَمَنَّیْتُ اور لَعَلَّ بمعنی تَرَجَّیْتُ کے ساتھ ہے۔

عملی مشابہت یہ ہے

کہ جس طرح فعل فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ فاعل سے پہلے مفعول ذکر

ہوتا ہے۔ تو پھر اس صورت میں بھی فعل، مفعول کو نصب
اور فاعل کو رفع دیتا ہے۔
لہذا اسی طرح یہ حروف بھی مبتدا کو نصب اور خبر کو
رفع دیتا ہے۔

اور یہ چھ حروف ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ
یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اسم کو نصب
اور خبر کو رفع دیتا ہے۔
جیسے۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ
زید کو اسم اِنَّ اور قائمٌ کو خبر اِنَّ کہتے ہیں۔

سمجھو کہ اِنَّ اور اَنَّ جملہ کے مضمون میں تاکید پیدا
کرنے کیلئے آتا ہے۔
کَاَنَّ حرف تشبیہ ہے۔ تشبیہ کی معنی ہے۔ برابر ہونا۔
تعریف، مبتدا اسم میرے خبر جیسا ہے۔ ایک خاص وصف میں

لٰکِنَّ یہ حرف استدراک ہے۔ استدراک کی معنی ہے۔ رہ جانا۔
تعریف کلام سابق میں جو وہم ہوتا ہے۔ اُس وہم
کو دور کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے۔ ذَهَبَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا لَمْ یَذْهَبْ

لَیْتَ یہ حروف تمنی سے ہے۔ تمنی کی معنی ہے۔ خواہش کرنا

تعریف: جس سے متکلم کا مقصود اپنے مخاطب کو خواہش

کا اظہار کرنا ہو۔ جیسے: لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ

لَعَلَّ یہ حروف ترجی سے ہے۔ ترجی کی معنی ہے۔ امید کرنا۔

تعریف: جس سے متکلم کا مقصود اپنے مخاطب سے امید رکھتا ہو

جیسے: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ

تیسرا قسم مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ ہے۔

اس کو مَا وَلَا اَلْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ کیوں کہتے ہے۔

اسلئے کہ لَیْسَ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

معنًا عملًا:

معنًا مشابہت یہ ہے

کہ جس طرح لَیْسَ نفی معنی دیتا ہے۔ اسی طرح یہ مَا وَلَا

نفی کا معنی دیتا ہے۔

عملًا مشابہت یہ ہے

کہ جس طرح لَیْسَ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے

اسی طرح یہ مَا وَلَا جب مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے۔

تو ~~مبتدا~~ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے

جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا

زید کو اسم ما اور قائماً کو خبر ما کہتے ہیں۔

ما اور لا میں کیا فرق ہے۔
ما اور لا میں فرق یہ ہے کہ ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہو سکتا ہے۔ جبکہ لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا معرفہ پر نہیں۔ اور اگر معرفہ پر داخل ہو جائے۔ تو عمل نہیں کرے گا۔ پھر اس کو لا ملغی عن العمل کہتے ہیں۔

چوتھا قسم لائے نفی جنس ہے۔
لائے نفی جنس وہ لا ہے جو اسم کی جنس سے خبر کی نفی کرتا ہے۔
لائے نفی جنس کے بعد جو اسم ہوتا ہے۔ وہ اکثر مضاف ہوتا ہے۔ اگر اس کا اسم مضاف ہو۔ تو اسم منصوب خبر مرفوع ہوگا۔ جیسے۔ لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ۔

اور اگر اس کا اسم نکرہ مفرد ہو۔ تو وہ مبنی بر فتحہ ہوگا۔ اور خبر مرفوع ہوگا۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ
اور اگر اس کا اسم معرفہ ہو۔ تو لا کا تکرار لازم ہے۔ اور اس وقت لا ملغی عن العمل ہوگا۔
جیسے لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو

اور اگر اس کا اسم نکرہ مفرد ہو اور لا کا تکرار بھی ہوا ہو۔
تو اس میں پانچ وجوہ سے پڑھنا جائز ہے۔

جیسے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔
وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ۔
وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ۔

پانچواں قسم حروف ندا۔ حروف ندا وہ ہے۔ جس سے
متکلم کا مقصود اپنے مخاطب کو آواز دینا ہو متوجہ کرنے کیلئے
یہ حروف منادیٰ مضاف کو نصب دیتا ہے۔

جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰہ

منادیٰ و منادی مقصود بالنداء اور ندا اس کو کہتے ہیں
جس کو آواز دیا جاتا ہے۔ اسکو منادیٰ کہتے ہیں۔
آواز دینے والے کو منادی کہتے ہیں۔
اور جس مقصد کیلئے منادی آواز دیتا ہے۔
منادیٰ کو اس مقصد کو مقصود بالنداء کہتے ہیں۔
ندا اس کلام کو کہتے ہیں۔ جس کے ساتھ منادیٰ
کو آواز دیا جاتا ہے۔

جیسے: یَا زَیْدُ اُنْظُرْ اِلَی السَّمَاءِ۔

یعنی اس مثال میں یا حرف ندا ہے۔ اور
زید منادی اور اُنظُر اِلَى السَّمَاءِ مقصود بالندا
اور آواز دینے والا منادی ہے

اور شبہ مضاف کو بھی نصب دیتا ہے
یہ وہ اسم ہے جو مضاف نہیں ہوتا بلکہ مضاف
جیسا ہوتا ہے
یعنی شبہ مضاف یہ وہ مضاف ہے جو تام نہیں بنتا
بغیر مضاف الیہ کے
جیسے یَا رَجُلاً طَالِعًا جَبَلًا
اور نکرہ غیر معین کو بھی نصب دیتا ہے
یعنی ایسا نکرہ جس پر حرف ندا میں کوئی حرف داخل ہوا ہو
اور پھر بھی یہ معرفہ نہیں ہوتا بلکہ نکرہ ہوتا ہے
جیسا کہ اندھا آدمی کہتا ہے۔ یَا رَجُلُ خُذْ بِيَدِي
اور منادی مفرد معرفہ مبنی ہوگا علامت رفع کے ساتھ
جیسے یَا زَيْدُ وَ يَا زَيْدَانِ وَ يَا مُسْلِمُوْنَ وَ يَا مُوْسٰى وَ يَا قَاضِي

ہمزہ ای و ہمزہ نزدیک کیلئے آتا ہے
اور ایا و ھیا دور کیلئے آتا ہے
اور یا عام ہے یعنی نزدیک اور دور دونوں
کیلئے استعمال ہوتا ہے

دوسرا فصل وہ حروف جو فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں۔ اور فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔ اور یہ دو قسم پر ہیں۔

پہلا قسم وہ حروف ہیں۔ جو فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ اور یہ حروف چار ہے۔

آن و لن پس کی اذن این چار حروف مُشتمر نصب مُستقبل کنند این جملہ را لم اقتضا

لفظی عمل سب کا ایک جیسا ہے۔ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو نصب دیتا ہے۔ اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ اور دو صیغوں کو لفظاً کچھ نہیں کیتا اس لئے کہ یہ مبنی ہے۔ اور معنوی عمل ہر واحد کا الگ الگ ہے۔

جس میں سے پہلا حرف آن ہے۔
ان کا لفظی عمل یہ ہے کہ یہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ اور دو صیغوں کو لفظاً کچھ نہیں کیتا اس لئے کہ یہ مبنی ہے

اور اَنْ کا معنوی عمل یہ ہے
کہ اَنْ یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ اسلئے
کہ فعل کو تاویل کے مصدر میں کر دیتا ہے۔
فعل کو تاویل کے مصدر میں کیوں کر دیتا ہے۔

اسلئے کہ اَنْ کے داخل ہونے سے پہلے فعل نہ
فاعل واقع ہو سکتا ہے۔ اور نہ مفعول اور نہ مبتدا۔
تو جب اس پر اَنْ داخل ہوتا ہے۔ اور فعل کو
تاویل کے مصدر میں کر دیتا ہے۔ تو یہ فاعل بھی
واقع ہو سکتا ہے۔ اور مفعول بھی اور مبتدا بھی

فعل کو تاویل کے مصدر میں کرنے کا ~~طریقہ~~ کیا طریقہ ہے
فعل کو تاویل کے مصدر میں کرنے کا طریقہ یہ ہے۔
کہ پہلے اس فعل کا مصدر نکالا جائے۔ اور پھر
اس میں جو ضمیر ہوتا ہے۔ اُسے نکالا جائے۔
اس کے بعد مصدر کا اضافت کیا جائے۔
اس ضمیر کی طرف پر۔
تو یہ تاویل کے مصدر میں ہو گیا۔
جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ
اسی وجہ سے اس اَنْ کو اَنْ مصدریہ بھی کہا جاتا ہے۔

دوسرا حرف لَنْ ہے۔ لَنْ کا لفظی عمل نصب ہے۔ آپ جیسا ہوتا ہے
اور لَنْ کا معنوی عمل یہ ہے کہ لَنْ فعل مضارع
پر داخل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ مثبت معنی منفی کر
دیتا ہے۔ اور نفی میں تاکید پیدا کرتا ہے۔ اور حال
کو استقبال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔
جیسے۔ لَنْ يَّخْرُجَ زَيْدٌ۔

تیسرا حرف کَیْ ہے۔ کَیْ کا لفظی عمل نصب ہے۔ آپ جیسا ہوتا ہے
کَیْ کا معنوی عمل یہ ہے کہ کَیْ دو جملوں کے مابین
علتی درمیان میں آتا ہے۔
اور کَیْ کا ماقبل سبب ہوتا ہے۔ مابعد کَیْ کیلئے
جیسے۔ اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔
اور اس کَیْ پر لام جارہ داخل ہوتا ہے۔ کبھی لفظاً
ذکر ہوتا ہے۔ اور کبھی معنًا۔
لفظاً کی مثال۔ لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى الخ
تقدیراً کی مثال۔ اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ
کہ یہ اصل میں اَسْلَمْتُ لِكَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ہوتا ہے۔

چوتھا حرف اِذَنْ ہے۔ اِذَنْ کا لفظی عمل بالکل اَنْ جیسا ہے
اِذَنْ کا معنوی عمل یہ ہے کہ اِذَنْ یہ کلام کے
جواب میں آتا ہے۔
جیسا کہ ایک شخص کہے اَنَا آتِیْکَ غَدًا۔
میں کل آپ کے پاس آؤں گا۔
تو آپ جواب میں کہیں فَاِذَنْ اُکْرِمَکَ
تو پھر میں آپ کا اکرام کروں گا۔

اور سمجھو کہ اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے
اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

پہلا حرف حَتّٰی ہے۔ جس کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے
جیسے۔ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ کہ یہ اصل میں
حَتّٰی اَنْ اَدْخُلَ الْبَلَدَ ہوتا ہے۔

کیونکہ حَتّٰی حرف جار ہے۔ جو کہ اسم کا خاصہ ہے۔
اور فعل پر داخل نہیں ہوتا ہے۔ اور جب فعل پر
داخل ہوتا ہے۔ تو اس کے بعد اَنْ مقدر ہوگا۔

دوسرا حرف لامِ جحد ہے

لامِ جحد یہ وہ لام ہے. جو کانَ منفی کی خبر پر داخل ہوتا ہے. نفی تاکید کیلئے. اس کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے
جیسے۔ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ
کہ یہ اصل میں مَا کَانَ اللّٰہُ لِاَنْ یُعَذِّبَھُمْ ہوتا ہے

تیسرا حرف اَوْ ہے.

وہ اَوْ جو اِلٰی اَنْ اِلَّا اَنْ کے معنی پر ہو.
اس کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے.
یہاں اَوْ بمعنی اِلٰی اَنْ کے ہے.
جیسے لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ.
کہ یہ اصل میں لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ ہوتا ہے.

چوتھا حرف واو الصرف ہے.

واو الصرف یہ وہ واو ہے. جو معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان میں آتا ہے. اور جو چیز معطوف علیہ پر داخل ہوتا ہے. تو وہ معطوف پر داخل نہیں ہوتا. اس کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے.
جیسے لَا تَنْہَ عَنْ خُلُقٍ وَ تَاْتِیَ مِثْلَہٗ
کہ یہ اصل میں لَا تَنْہَ عَنْ خُلُقٍ وَ اَنْ تَاْتِیَ مِثْلَہٗ ہوتا ہے

پانچواں قسم لام کی ہے۔

لام کی کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے

جیسے۔ اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ کہ یہ اصل میں

اَسْلَمْتُ لِاَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ ہوتا ہے۔

چھٹا حرف فاء ہے۔

فاء سے مراد مطلقاً فاء نہیں ہے۔ بلکہ یہاں

فاء سے مراد وہ فاء ہے۔

جواب چھ چیزوں کے جواب میں آیا ہو۔

امر یا نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض

اس کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے۔

امر کی مثال۔ جیسے۔ زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ

نہی کی مثال۔ جیسے۔ لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُؤْذِیَکَ

نفی کی مثال۔ جیسے۔ مَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا

استفہام کی مثال۔ جیسے۔ اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ۔

تمنی کی مثال۔ جیسے۔ لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْہُ

عرض کی مثال۔ جیسے۔ اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا

دوسرا قسم وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ اور یہ حروف پانچ ہیں۔

اِنْ وَلَمْ لَمَّا وَلامِ امر ولائے نہی نیز
پنج حرف جازم فعلند ہر یک بیدغا۔

لفظی عمل سب کا ایک جیسا ہے۔ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے۔
اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے
اور دو صیغوں کو لفظاً کچھ نہیں کہتے۔
اس لئے کہ وہ مبنی ہے۔

جن میں سے پہلا حرف لَمْ اور دوسرا حرف لَمَّا ہے
اس کا لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کے پانچ صیغوں کو جزم دیتا ہے۔ اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے۔ اور دو صیغوں کو لفظاً کچھ نہیں کہتا۔ اس لئے کہ یہ مبنی ہے۔

اور اس کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ نفی فعل ماضی کیلئے

یعنی فعل مضارع کے معنی کو ماضی مطلق [ماضی منفی] کرکے منفی میں کر دیتا ہے۔

تو جب یہ دونوں فعل مضارع کے معنی کو ماضی منفی میں کر دیتا ہے۔ تو اس کے درمیان میں کیا فرق ہے۔

فرق کی تین قسمیں ہے۔

پہلا قسم یہ کہ لَمَّا استغراق نفی کیلئے آتا ہے۔

جیسے لَمَّا یَنْصُرْ زَیْدٌ۔ زید نے بالکل امداد نہیں کیا ہے

بخلاف لَمْ کے یعنی لَمْ مطلق نفی کیلئے آتا ہے۔

جیسے لَمْ یَنْصُرْ زَیْدٌ۔ زید نے امداد نہیں کیا ہے۔

دوسرا قسم یہ کہ لَمَّا کے بعد فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔

جیسے نَصَحْتُ لِزَیْدٍ لَمَّا یہاں لَمَّا کے بعد فعل حذف ہوا ہے۔ یعنی یہ اصل میں نَصَحْتُ لِزَیْدٍ لَمَّا [illegible] ہوتا ہے۔

بخلاف لَمْ کے لَمْ کے بعد فعل کا حذف کرنا جائز نہیں ہے

تیسرا قسم یہ کہ لَمْ پر کبھی کبھی اِنْ شرطیہ داخل ہوتا ہے۔

جیسے وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ الخ

بخلاف لَمَّا کے لَمَّا پر اِنْ شرطیہ داخل نہیں ہوتا ہے۔

تیسرا حرف لام امر ہے۔ لام امر امر حاضر معروف کے علاوہ اور صیغوں پر داخل ہوتا ہے۔ طلب فعل کیلئے جیسے لِيَفْعَلْ

لام امر کا لفظی عمل لَمْ جیسا ہوتا ہے۔

اور معنوی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع استقبال کے ساتھ خاص کرتا ہے۔ اور فعل میں طلب کا معنی پیدا کرتا ہے۔

لام امر ہمیشہ مکسور ہوگا اور لام تاکید ہمیشہ مفتوح ہوگا

لام امر سے پہلے جب واؤ، فاء، ثُمَّ آجائے۔

تو اُس وقت یہ لام امر ساکن ہوگا۔

جیسے وَلْيَنْظُرْ، فَلْيَنْظُرْ، ثُمَّ لْيَنْظُرْ

لام امر جب قُلْ کے جواب میں آجائے تو اُس وقت لام امر حذف ہو جائے گا۔

جیسے

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اصل میں لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ہوتا ہے

چوتھا حرف لائے نہی ہے۔ لائے نہی کا لفظی عمل لئے نسہ کر کے جیسا ہوتا ہے۔
اور معنوی عمل یہ ہے۔ کہ یہ طلب ترک فعل کیلئے آتا ہے۔ جیسے لَا تَضْرِبْ

پانچواں حرف اِنْ شرطیہ ہے۔
اِن شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔
اور مستقبل کا معنی دیتا ہے۔ اگر چہ فعل ماضی پر کیوں داخل نہ ہو۔
پہلا جملہ سبب ہوتا ہے۔ دوسرے جملے کیلئے
یعنی پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزاء کہتے ہیں۔
جیسے۔ اِنْ تَضْرِبْ، اَضْرِبْ
لفظی عمل دونوں جملوں کو جزم دیتا ہے۔
لیکن اس کیلئے چار صورتیں ہیں۔

1 اگر دونوں جملے فعل مضارع ہوں تو جزم لفظاً ہوگا۔
جیسے۔ اِنْ تَضْرِبْ، اَضْرِبْ۔

2 اگر دونوں جملے فعل ماضی ہوں تو جزم تقدیراً ہوگا۔
جیسے۔ اِنْ ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُ

۲ اگر پہلا جملہ فعل مضارع ہو اور دوسرا جملہ فعل ماضی ہو
یا جملہ اسمیہ ہو۔ تو پہلا جملہ مجزوم لفظاً ہوگا۔ اور دوسرا جملہ
مجزوم تقدیراً ہوگا۔
جیسے۔ اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ یا اِنْ تَضْرِبْ فَاَنَا ضَارِبٌ

۳ اگر پہلا جملہ فعل ماضی ہو۔ اور دوسرا جملہ فعل مضارع ہو
تو پہلا جملہ مجزوم تقدیراً ہوگا۔ اور دوسرے جملہ میں
دو صورتیں جائز ہے۔
جیسے۔ اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ یا اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبُ

سمجھو کہ شرط کہ جزا پر کبھی فاء داخل ہوتا ہے۔
کبھی فاء کا داخل ہونا واجب ہوتا ہے۔ کبھی جائز
اور کبھی ممتنع یعنی ناجائز ہوتا ہے۔

واجب کی صورتیں۔
۱ اگر جزا جملہ اسمیہ ہو۔ تو اس پر فاء کا داخل کرنا
واجب ہے۔ جیسے۔ اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ
۲ اگر جزا میں طلب والا معنیٰ ہو (امر نہی یا دعا ہو)
تو اس پر فاء کا داخل کرنا واجب ہے۔
امر کی مثال۔ اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ نہی کی مثال۔ اِنْ اَتَاکَ
عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ۔ دعا کی مثال۔ اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا

۳ اگر جزا پر قد داخل ہو۔ خواہ لفظاً داخل ہو یا تقدیراً۔
تو اس پر فاء کا داخل کرنا واجب ہے۔

لفظاً کی مثال۔ اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ الخ

تقدیراً کی مثال۔ اِنْ کَانَ قَمِیْصُہٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَکَذَبَتْ
اصل میں (فَقَدْ کَذَبَتْ) ہوتا ہے۔

۴ اگر جزا منفی ما کے ساتھ ہو۔ اس پر فاء کا داخل کرنا
واجب ہے جیسے فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ۔

۵ اگر جزا منفی لن کے ساتھ ہو۔ تو اس پر فاء کا داخل کرنا
واجب ہے۔

جیسے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔

۶ اگر جزا پر سین یا سوف داخل ہو تو اس پر فاء کا داخل
کرنا واجب ہے۔

جیسے وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ۔

۷ اگر جزا فعل غیر متصرف ہو تو اس پر فاء کا داخل
کرنا واجب ہے۔

جیسے اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِیَ۔
مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

دو جگہوں میں فاء کا داخل کرنا جائز ہے۔

۱۔ اگر جزا مضارع مثبت ہو تو اس پر فاء کا داخل کرنا جائز ہے
جیسے۔ اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ یا فَاَضْرِبْ

۲۔ اگر جزا مضارع منفی لا کے ساتھ ہو تو اس پر فاء کا داخل کرنا جائز ہے جیسے۔ اِنْ تَضْرِبْ لَا اَضْرِبْ یا فَلَا اَضْرِبْ

دو جگہوں میں فاء کا داخل کرنا ممتنع ہے۔

۱۔ اگر جزا ماضی مثبت ہو تو اس پر فاء کا داخل کرنا ممتنع ہے
جیسے۔ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا۔

۲۔ اگر جزا مضارع نفی جحد بلم ہو تو اس پر فاء کا داخل کرنا ممتنع یعنی ناجائز ہے۔
جیسے۔ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰہ